

# تاریخ حسن

حصہ چہارم



در ذکر  
شعرائی فارسی  
(در کشمیر)



محکمہ تحقیق و اشاعت  
حکومت جموں و کشمیر  
سرینگر

Commercial  
**Book Binding House**  
*Specialists in :—*

1. Paper, Cloth & Book Binding  
Maisuma Bazar, Srinagar









تاریخ حسن: حصہ چہارم  
درذکر شعرائی فارسی

مؤلفہ  
پیر غلام حسن کھوپہا می

پیش کردہ  
پی، این، پشپ

ناشر:

محکمہ تحقیق و اشاعت  
حکومت جموں و کشمیر  
سرینگر

طبع اول

بہا

در سال ۱۹۶۰ء

۱۵۰ نئے پیسے

مطبع

گورنمنٹ پریس، سرینگر

# تاریخ حسن

حصہ پہلوا







# فہرست

## [ابتدائیہ]

۱۷۰	۲۱- ملا فہمی	۲	۱- میر علی
۱۸۰	۲۲- فطرتی	۳	۲- ملا حامی اول
۱۸۰	۲۳- سروشی	۳	۳- ملا حامی ثانی
۱۸۰	۲۴- گلشی	۴	۴- بابا طالب صفہانی
۱۸۰	۲۵- مشتری	۴	۵- ملا مہری
۱۸۰	۲۶- مہری	۴	۶- محمد امین مستغنی
۱۸۰	۲۷- بدلیعی	۵	۷- میرزا علی خان
۱۹۰	۲۸- فراوغی	۵	۸- شاہ ابوالفتح
۱۹۰	۲۹- محمد مراد زرین قلم	۶	۹- مظہری کشمیری
۱۹۰	۳۰- ملا محسن شیرین قلم	۷	۱۰- میر حسن
۱۹۰	۳۱- ملا محمد طاہر غنی	۷	۱۱- اوجی کشمیری
۲۲۰	۳۲- خواجہ ہاشم دیوانی	۹	۱۲- ملا ذہنی کشمیری
۲۲۰	۳۳- قاضی محمد عارف	۱۰	۱۳- حاجی محمد جان قدسی
۲۲۰	۳۴- عنایت خان آتشنا	۱۲	۱۴- طغرائے مشہدی
۲۳۰	۳۵- عبدالرسول استغنا	۱۳	۱۵- قاضی ابوالقاسم
۲۳۰	۳۶- محمد رفیع منشی	۱۳	۱۶- محمد قلی سلیم
۲۶۰	۳۷- محمد زمان نافع	۱۴	۱۷- میرزا طالب کلیم
۲۶۰	۳۸- مرزا داراب جویا	۱۵	۱۸- میر الہی
۲۷۰	۳۹- کامران بیگ گویا	۱۶	۱۹- ملا محمد صالح
۲۷۰	۴۰- لالہ ملک شہید	۱۷	۲۰- ملا فصیحی

- ۳۷ - ۶۶۔ محمد عاقل  
۳۷ - ۶۷۔ حکیم رحمت اللہ  
۳۷ - ۶۸۔ میر حسن اللہ عرف نساخان رضی  
۳۸ - ۶۹۔ محمد فاروق  
۳۹ - ۷۰۔ محمد حیات ہادی  
۳۹ - ۷۱۔ میرزا بیگ  
۳۹ - ۷۲۔ ملا یوسف  
۳۹ - ۷۳۔ ملا محمد رفیع  
۳۹ - ۷۴۔ محمد علی خان متین  
۴۰ - ۷۵۔ عبدالوہاب شائق  
۴۱ - ۷۶۔ محمد جان بیگ سامی  
۴۲ - ۷۷۔ رحمت اللہ بانڈے نویدی  
۴۲ - ۷۸۔ ملا راجح  
۴۲ - ۷۹۔ ملا حسن  
۴۲ - ۸۰۔ ملا حشقی  
۴۲ - ۸۱۔ محمد یحییٰ حیا  
۴۳ - ۸۲۔ محمد کاظم  
۴۳ - ۸۳۔ اسد اللہ شگون  
۴۳ - ۸۴۔ میر غایت اللہ کنٹ  
۴۴ - ۸۵۔ میرزا قلندر  
۴۴ - ۸۶۔ محمد رضا کنٹ  
۴۴ - ۸۷۔ خواجہ بہاؤ الدین  
۴۴ - ۸۸۔ رحمت اللہ تمکین  
۴۴ - ۸۹۔ ملا محمد توفیق  
۴۷ - ۹۰۔ خواجہ عبدالغفور
- ۲۸ - ۶۱۔ خواجہ ضیا الدین دیوانی  
۲۸ - ۶۲۔ حاجی محمد اسلم سالم  
۲۹ - ۶۳۔ بابا حاجی مہنی  
۲۹ - ۶۴۔ حاجی حیدر  
۲۹ - ۶۵۔ ملا فائق  
۲۹ - ۶۶۔ ملا بینش  
۳۰ - ۶۷۔ ملا ثابت  
۳۰ - ۶۸۔ قلندر بیگ  
۳۰ - ۶۹۔ آذرہای  
۳۰ - ۷۰۔ میر نور الدین مشارق  
۳۱ - ۷۱۔ خواجہ نور اللہ دیوانی  
۳۱ - ۷۲۔ میر کمال الدین  
۳۲ - ۷۳۔ خواجہ علی اکبر  
۳۲ - ۷۴۔ محمد ضائع مشتاق  
۳۴ - ۷۵۔ عبدالحمید ساطع  
۳۵ - ۷۶۔ میرزا عبدالغنی بیگ قبول  
۳۵ - ۷۷۔ محمد امین دانا  
۳۵ - ۷۸۔ میر محمد معروف  
۳۶ - ۷۹۔ ملا عبدالغفور فامی  
۳۶ - ۸۰۔ شاہ رضا چشم  
۳۶ - ۸۱۔ ملا اشرف یکتا  
۳۶ - ۸۲۔ لطف اللہ بیگ صہبا  
۳۶ - ۸۳۔ ملا میرک فانی  
۳۶ - ۸۴۔ شرف الدین خان فرحت  
۳۷ - ۸۵۔ خواجہ امان اللہ



۵۴	۱۰۶- مصطفیٰ خان مجت ویرا	۴۸	۹۱- ملا عطاء اللہ ہٹھا
۵۴	۱۰۷- بابا محمد کاظم	۴۸	۹۲- ملا عبد الغنی
۵۵	۱۰۸- میرزا احمدی مجرم	۴۹	۹۳- عبد الوہاب ہمت
۵۶	۱۰۹- ملا حمید اللہ	۴۹	۹۴- محترم خان قدا
۵۶	۱۱۰- بکیری	۵۰	۹۵- بابا اکرم اللہ
۵۶	۱۱۱- یاسین خان	۵۰	۹۶- حبیب اللہ ڈلو
۵۶	۱۱۲- خواجہ حسن زبگیر	۵۱	۹۷- محمد رضا
۵۶	۱۱۳- خواجہ حسن کول شہری	۵۱	۹۸- عصام الدین خان نبیہ
۵۷	۱۱۴- محمد شاہ فصیح	۵۱	۹۹- محمد اکبر رفیق
۵۷	۱۱۵- اسد اللہ راجہ ٹھوٹی	۵۱	۱۰۰- محمد فاروق
۵۸	۱۱۶- خواجہ محمد شاہ نروری	۵۲	۱۰۱- فاخر
۵۸	۱۱۷- خواجہ سعد الدین درالو	۵۲	۱۰۲- محمود والا
۵۸	۱۱۸- حاجی مختار شاہ اشائی	۵۲	۱۰۳- محوی
۶۰	۱۱۹- خاتمہ	۵۳	۱۰۴- ملا حبیب اللہ دار
۶۳	[اشارہ]	۵۳	۱۰۵- ملا عبید اللہ

۱۴۰	کوششہ اللہ	۸۶	۲۰۱	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۴	وہابہ	۸۶	۲۰۲	کلامہ	۶۵
۳۶	تدوہب	۸۶	۲۰۳	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۶	انکہ نانہ	۸۶	۲۰۴	دعوتہ نانہ	۶۵
۵۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۰۵	دعوتہ نانہ	۶۵
۶۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۰۶	دعوتہ نانہ	۶۵
۷۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۰۷	دعوتہ نانہ	۶۵
۸۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۰۸	دعوتہ نانہ	۶۵
۹۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۰۹	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۰۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۰	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۱۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۱	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۲۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۲	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۳۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۳	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۴۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۴	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۵۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۵	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۶۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۶	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۷۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۷	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۸۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۸	دعوتہ نانہ	۶۵
۱۹۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۱۹	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۰۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۰	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۱۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۱	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۲۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۲	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۳۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۳	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۴۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۴	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۵۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۵	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۶۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۶	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۷۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۷	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۸۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۸	دعوتہ نانہ	۶۵
۲۹۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۲۹	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۰۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۰	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۱۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۱	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۲۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۲	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۳۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۳	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۴۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۴	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۵۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۵	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۶۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۶	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۷۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۷	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۸۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۸	دعوتہ نانہ	۶۵
۳۹۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۳۹	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۰۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۰	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۱۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۱	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۲۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۲	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۳۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۳	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۴۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۴	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۵۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۵	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۶۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۶	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۷۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۷	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۸۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۸	دعوتہ نانہ	۶۵
۴۹۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۴۹	دعوتہ نانہ	۶۵
۵۰۶	دعوتہ نانہ	۸۶	۲۵۰	دعوتہ نانہ	۶۵

[دعوتہ نانہ]



# تاریخ حسن

حصہ چہارم

در تذکرہ شعراء

اے قلم باز در فتانی کن  
نقش و انش سواد یافت ز تو  
اولیں نقطہ وجود توئی  
از تو یکتا باغ حکم ازل  
سر بر افرازا سرت گزرم  
ختم کردی چو حصہ فقرا  
حصہ چہارمیں بصد تعجیل  
شاعر پاک دل زبان خداست  
در بود بدینش شود واردن  
در فیض ازل ہمیں سخن است  
گر بنویسے سخاوے یہاں  
نفس رامیل ہائے شہوانی است  
وہ چہ خوش بود علم شعر و سخن  
چوں تماشا شد سخوراں معدوم  
زاغ بر طینہ زد لونا در باغ

نخز گوئی و خوش بیانی کن  
آفرینش مراد یافت ز تو  
آخریں محور عمود توئی  
از تو پذیرفت رنگ نقش عمل  
طرح انداز قصہ سر کردم  
تازہ کن باز قصہ شعرا  
کن تہذکار شاعران تکمیل  
کہ سخن آفریں بنور و ہدایت  
لقب اوست در یہاں غا و ن  
فیض بخش کمل ہمیں سخن است  
راز ہائے نہاں نکشت عیاں  
فرقت روح در خدائی است  
رفت چوں آہ یک قلم زدہاں  
شور بوم است سر طرف در بوم  
بیل از باغ رفت با صد داغ



بدانکه در خط کشمیر حجت نظر حوسها الله تعالی عن الآفات والتدیر از  
 مبادی آبادی تا ۸۵۰ هجری همگی جزو اهل منور دیرین ملک بود و باش می  
 داشتند و در نوشتن و خواندن از قدیم علم سنسکرت استعمال می  
 نمودند و شعرا و فصحاء آن زمانه بهمین زبان شعر و سخن می گفتند  
 و در هائے معانی بمقتب فصاحت و بلاغت می سفقتند - چنانچه اشعار و  
 کتابهائے زبان سنسکرت بر جاوہ روزگار بسیار یادگار است که در  
 سخندانی و خوش بیانی لاثانی است - بعد ترویج مذهب اسلام و حکومت  
 سلاطین اسلامیہ علم فارسی و عربی دیرین ملک مروج گشته، فصحا و بلغا  
 پیدا شدند - خصوصاً در عهد سلطان زین العابدین بیایے از مردم  
 شعرا مثل سید محمد متخلص به منطقی و ملا احمد کشپوری و ملاندیہی  
 و ملا فصیحی و ملا ملیحی و ملا جمیل و ملا احمد روی و  
 ملا محمد روی و ملا نورالدین و ملا علی شیرازی و ملانادی و  
 مولیاناحین غزنوی و غیره بیایے از سخنوران نامدار دیرین دیار  
 ظاهر شدند و بمصاحبت و منادمت پادشاه سرفراز گشتند - بعد  
 سلطان زین العابدین قریب یک صد سال بسبب فاد و عناد امرا  
 دیرین محال ہرج و مرج بوقوع آمد، هیچ کسے پرداخت این علم نہ نمود -  
 پس در عہد چکان حسین شاہ چنگ کہ در سخن گستری طبعی عالی  
 داشت و پرورش و قدردانی سخنوران بسیار می کرد، حرفہ شعرو سخن  
 اندک رواج یافت، و در حکومت شاہان مغلیہ بازار شعرو سخن بسیار  
 گرم بود - چنانچہ بعضے ارباب سخن از اطراف دور آمدہ دیرین دیار  
 توطن فرمودند، و بعضے کساں ازین دیار فیض آثار ہم سرکشیدہ داد  
 سخن درمی دادند - اکنون بخمال یادگاری آن افراد بالکمال ذکر بعضے مشہیر  
 شعر کہ دیرین دیار چراغ سخن را فروغ دادہ اند ابتداء عہد چکان  
 دیرین رسالہ اندراج کردہ شود -

میر علی — از مردم ایراں علامہ زمان و فاضل دوراں صاحب



نطق و بیان بود - شاید سیادت ہم داشت - در عہد حسین شاہ  
 بہ کشمیر آمدہ شمع سنخوری افروخت - اشعار برجستہ می گفت -  
 چنانچہ در تعریف کشمیر رسالہ نظم کردہ است و در تعلق نویسی  
 فرد بہمتا بود - البتہ در فغانی می کرد - در محلہ بوٹہ گدل متصل باغ  
 علی مرداں خان سکونت پذیرفت، و در آنجا مسجد بنا نمود کہ تا حال  
 موجود بود، و در آنجا مدفونست - این ابیات از طبع زاد اوست —  
 گل بدستم چہ نہی در کف من خار خوش است  
 این گل تازہ بر آں گوشہ دستار خوش است



سوسودہ و خم خم دل لوند مرا قدح چہ آب زند آتش بلند مرا  
 و این میر علی سوائے میر علی قدیم است کہ در عہد میرزا آغہ بیگ  
 خان واضع الاصل خط تعلق بودہ است در شہر توران -  
 ملانا می اول — ملاح و مصاحب حسین شاہ چک مرے فقیر  
 و گننام بود - صرف و نحو خوب می دانست - باوصف آنکہ قدش  
 خم گشتہ و در ہم شکستہ پیوستہ چون لالہ با جام ملام بزم آرائے  
 اہل کرام و شوق افزائے ارباب نام می بود - این چند بیت از د  
 یادگار است —  
 مثنوی —

عروسی است می شادی آیین او کہ نتوان رواں داد کاہین او  
 بناموش چہرہ زیباتے دہد بفرقت زور ہوانے دہد  
 چو پیداست چون عود تن را گہر مے آتش کہ پیدا کند شاں ہمز  
 قولہ —

بہرگز دلم بغیر تو مائل نمی شود وز دیدہ نقش روئے تو زائل نمی شود  
 از دوریت چہ پاک کہ از بعد ظاہری اصلا میان ما و تو حائل نمی شود  
 دستم بریدہ باد چہ کار آیدم بگور در گردن بتان چو حائل نمی شود  
 ملانا می ثانی — نیز از شعرائے حسین شاہ چک بود و در صحبت

شاه گستاخی و محرمی بسیار داشت و ہنگام یافتن خلعت عید  
درخواست اسپ از شاہ نمود۔

خلعت شاہی مرا ایسے رسد یازیں رسد  
حسین شاہ در جواب نوشت۔

ایں چنین کم فہم را نے آں رسد نے ایں رسد  
بابا طالب اصفہانی۔ در زمان حکومت چکاں بکشمیر آمدہ با حکام  
ایں جا تقرب حاصل نمود و در نزاع امرائے کشمیر اصلاح کلی فرمود  
و تا عہد اکبر شاہ چمن پیرائے باغ سخن سنجی بود و در محلہ بابا پورہ  
در مزار بابا خلیل آسود و لطف طبعش از حسن معنی ظاہر۔

قولہ۔

از سر کوئے تو دل یادیدہ تری رود  
شعلہ در دل نالہ برب خاک بر سر می رود  
خون ز جیب دیدہ تا داماں محشر می رود  
گر بگویم بے تو مارا آنچہ بر سر می رود

غزل۔

در حلقہ ماز مزہ سور نہ باشد  
بے روئے تو از دیدہ بیرون کنم نظرا  
ما غزوہ گان را دل مسرور نہ باشد  
گر ذوق تماشا ئے تو منظور نہ باشد  
دیر اندہاں ما چون سر تعمیر ندارد  
بلکار کہ ایں میسکہ معمور نہ باشد  
ملا امجدی۔ از شعرائے عہد علی شاہ چک بود۔ در فضائل  
علم سخروی بہرہ وافر داشت و ایں بیت در مدح حضرت علی نقی  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ گفتہ است۔

بیت۔

مرتضی پادشہ کشور عالی نسب است  
محمداہن مستغنی۔ از مردم کشمیر بود۔ ذہن سلیم و طبع  
مستقیم داشت و مصاحب یوسف شاہ بود۔ ایں ابیات  
از دوست۔

لبوزش عرقِ مینت آتش نبود  
جہاں زگم شدہ من اگر ہمہ خبر است  
تھلے کہ کرم را کنیم داغ کجاست  
سردی کہ بگرم از دسراغ کجاست  
سیاہی شب مارا برد پر تو ہمسر  
بے کہ در رہ مانی نہد چراغ کجاست

دیں چین ہمہ بیگانہ ہم اندولی  
ز بلیلم سخن آشنا بگوش آمد

من خندہ نیم بطبع عاشق ناساز  
یا نالہ کہ سر بگوش بیگانہ نہم  
یا گریہ کہ بر بونے دوم چون غماز  
من درد دلم خلوتی محرم راز

اے سینہ ز وسواس تو ام نارستان  
عیسیٰ کدہ از چشم تو بیمارستان  
رگہائے وجودم ز تو ز نارستان  
ناز تو بکائنات در کارستان

رباعی —

دوشینہ بچشم دل نہاں از مردم  
خاکے ز عبیر و مشک آگندہ خمیر  
در محلہ آروٹ بیرون مقبرہ سید جمال الدین مدفون است۔  
میرزا علی خان — ولد مجرم بیگ تاشلیقی — شاعر بے نظیر و صف  
تقریر بود۔ در ۹۹۰ھ در واقعہ شہزادہ یعقوب خان کہ بر  
فوج بھگوانداس کردہ بود بقتل رسید۔  
قولہ —

شام پز از چہرہ فگندی نقاب  
شاہ ابوالفتح — از علمائے ایران صاحب طبع و خوش بیان  
بود۔ از ولایت بہ دکن آمدہ در مصاحبت اکبر شاہ تقریب حاصل  
نمود۔ در ۹۹۵ھ با اردوے پادشاہ آمدہ دیں جا توقف نمودہ

عاقبت به تب محرقه مبتلا گشته از جهان در گذشت ... و در  
مزار شاعران متصل پل درگین بالائے بلندی آسود - اہل شیعہ  
قبر او را مطاف و مرجع خود کردند و در مدح میرالوافتح  
مدوح ملاعرفی قصیدہ غرا نگفته است - این شعر از دست -  
بیت -

میرالوافتح آنکہ لوح دانش بر سرافہام و اذہاں دیگر است  
مظہی کشمیری - در شیوہ سخن گتری و آداب شعر و شاعری  
بین الاقران ممتاز بود و سیر ایران و خراسان و ہندوستان نموده  
با شعرائے وقت ملاقات فرمود و با محترم کاشی صحبت داشت  
بعد مراجعت آنواد در عہد جہانگیر شاہ بر منصب میربحری این  
دیار کہ معظم ترین ہمت کشیر بود سرفراز گشت و این اشعار  
از طبع وقاد است -

قولہ -

فدائے آئینہ گردم کہ دستان مرا	درون خانہ بگلگشت گلستان مرا
منظر بہماں چو بے نصیباں می باش	وز گل بنوائے عنذ لیباں می باش
بادیدنی از خوبی عالم می ساز	ہماں نظارہ چو غیبیاں می باش

اقبال حسن کار ترا پیش می برد

سیرے چنانکہ ابر نیارد برو گذشت

گو خلو تے کہ عورت عفا بر آورم	تا بام آسماں در دنیا بر آورم
چوں کودکے کہ خوے وے از شیر واکند	من دیدہ را نہ ذوق تماشا بر آورم
چوں نارسیدہ میوہ کہ بادش بر افکند	از دل لعنف بیخ تمنا بر آورم
خون شد دل و خوشم کہ بہر چہ در رسد	تا کار عشقت از ہمہ اجزا بر آورم



ہر صبح آتے شوم و در خود او فتم چوں گل بہ خانہ سوزے غوغا بر آورم

لطف نکرده دہر ز دیوانہ پرنده است حرفے نلفتہ شہر ز افانہ پرنده است  
یک قطرہ ز قرابہ ساقی فرو چکید چندین ہزار ساعزو پیمانہ پرنده است  
در خون خویش دست زد از غصہ مظلومی کز شاخ سنبل تو کف شانہ پرنده است

گلغزاران کہ لب از شکرشان نتوان بست بیچ طرفے ز بہار ویرشان نتوان بست  
جام حبشید و دل مظلومی آساں مشکن کہ دگر بارہ بہ یکدیگرشان نتوان بست

از شادی آن جامہ کہ دے پوشیدم چوں چرخ بگرد خویش می گردیدم  
پامال بزرگیم فلک میشد و من در جامہ آساں نمی گنبدیم

در عشق باہ و نالہ میباید زیست دل کردہ بغم حوالہ میباید زیست  
آمادہ کفن فگندہ در گردن حبال کم ہملت تر ز لالہ میباید زیست  
دیوان اشعارش زیادہ از شش ہزار بیت موزون است۔ در ۱۰۲۶  
رحلت نمود و در مزار ملکہ گواہ آسود۔

میر حسن — از موزم کشمیر بود و از علوم رسمی بہرہ وافر داشت  
و در خدمت میر علی کتب خط نستعلیق نموده۔ در اندک فرصتی  
کمال این فن حاصل نموده بے نظیر وقت شد و خط او را فرا بہ بلاد  
ایران و توران می بردند و کتابها از دست او می نویسانند و محمد مراد  
زریں قلم از شاگردان اوست۔

او کجی کشمیری — مہراج بلاغت و سخنوری مدح آصف جاہ خان  
بود۔ بعد انتقالش صوبداران اینجاہرگونہ او را قدر دانی می کردند و ساقی نامہ

بکمال متانت و رنگینی گفته است و در ہاسفتہ است —  
 گویند ملاصوفی چون از ساقی نامہ اوجی این بیت شنید —  
 مرادامن خویش زنجیر شد مرادست در آستین پیر شد  
 و آن منصف کہ متصف باصناف انصاف بود باستماع این بیت  
 بسیار مسرور شد و گفت —  
 ”اگر من این بیت پیشتر می شنیدم خواہش نظم ساقی نمیکردم“ —  
 در ۱۰۳۲ھ رحلت نمود و دیوانے پُر از معانی رنگین است و این  
 اشعار از طبعزاد اوست —  
 مثنوی —

لب از ہم بجز نالہ نہادہ ام	باتم مگر تواماں زادہ ام
مرا شیشہ بردوش باران سنگ	نہ یارے رفتن نہ پلے درنگ
مرادامن خویش زنجیر شد	مرادست در آستین پیر شد
اگر فی المثل حسن صد تو بہار	بردید زرقے زمین سبزو زار
بجنبہ زہلویش از سال و ماہ	بگوارہ چشم طفل نگاہ
چنان در غمش دیدہ خونبار شد	کہ شب جلے خوابم جگر زار شد
بیاساقی آن را دق تاک را	ضیابخش خورشید ادراک را
بدہ تابدانم کہ آن نوش لب	چرا میگزیزد زمین بے سبب
نسیم سحر خاطر انگیز شد	زمینے گل آتش تیز شد
بیک نغمہ پردازئی ارغنون	دل از رہ گوش آید بروں
نمی بینم اوجی در آفاق جائے	سفر باید کرد زین تنگ جائے

ولے —

اوجی از بیگانہ بے تقریب می رنجم ما  
 اوجی چراغ عمر با فانی سو تخیم

ہر سر کہ بستہ غم فتراک او بود  
 دائم یقین کہ روز جزا سرخ رو بود

از بس خیال زلف تو در سینه گرفت آہیکہ سرزند ز دلم مشکبو بود

نشتہ عکس جمالت چنان بخاند چشم  
چو دیدہ باز کنم بر رخ تو از حیرت  
کہ کب نور کند مهر ز آشیانہ چشم  
نشتہ مرغ نگاہم در آشیانہ چشم  
بہر کجا کہ بر افشانہ ایم دانہ چشم  
ملاذحی کشمیری — از شعرائے برجستہ روزگار صاحب دمع و تقوی  
بود و از علوم دینیہ ہم حظ کامل داشت - در منقبت چہار یار باصفا چہار  
قصیدہ غراگفتہ است - چوں بنظر بابا نصیب الدین غازی گذرانید مورد تحقیر  
بلغ شد -  
قولہ —

یار پیغمبر نشاید برگزیدن مجز چہار  
از ملائک و زکات جو چارہ نگزیدہ استحق  
نہر خلد و رکن کعبہ اصل طبع و فصل سال  
در منقبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابتدائے قصیدہ باین وضع سرگردہ است -  
مقبول شرع نمائندم مودود مرد دان دین  
آں برتر از درک غبی داماد و اما د نبی  
یغنی منم مدحتگر ف اروق امیر المومنین  
قدرش چہ دانند اجنبی گوارند در غول نشین

۱۔ . . خورم دل از گلستان کس نیم  
ذات شورم ز فیض وے نکتہ دان خویش  
کلکم ز نظم خود ہمہ شب بیت زد رقم  
بیت نمی فروشم و منت نمی خورم  
مانند نکتہ سرگبریاں نشتہ ام  
روشن نظر ز شمع شبتان کس نیم  
طفل طلبا پنچ خورد دبتان کس نیم  
سرگرم انتخاب زد دیوان کس نیم  
یعنی مراد دل طلب از خوان کس نیم  
دست طمع در از بدامان کس نیم

دخنی چو آستانه مقیم در خودم لب تشنه اجازت دربان کس نیم

گر با تو کنم آرزوئی دیدن گل آماده نگاه بر پرستیدن گل  
اگر کند از جنون من بلبل را چشمک زدن ز کس و خندیدن گل

تا حرف غم تو کرده ام گوش شد اجد شادیم فراموش  
از شوق تو زیر هر تن پوست فواره اضطراب در هوش  
گر عاشق صادق بدست آر جوشنده دل و زبان خاموش  
پروانه صفت لب و تن زن چوں بلبل سرزه گوی مخروش  
آں دل که خسیه بعد لطف اکنون بقیاب و ناز مفروش  
نیشی که ز دست دوست باشد خوشتر ز هزار چشمه نوش  
ای حور بهشت یقین زین پس از دفرخ دل میگیر سرپوش  
یعنی که راه آتشینم اندیشه کن و بهر میگویش  
از نشاء جام عشق ساقی دل بیدل گشت و هوش پیش

حاجی محمد جهان قدیمی — ولفش مشهد مقدس رضویت و بجهت انعام  
بعض جهات بهند آمده باریاب صحبت شاه جهان گشت و ملک الشعراء وقت  
شد - تیز زبان و فصیح البیان بود - در قصیده گوئی و غزل پردازی گوئی بلاغت  
از اقران خود ربود - ظفرنامه شاه جهانی را بفصاحت و بلاغت تمام ادا کرده  
چون نام عبداللہ خان فیروز جنگ را در بحر گنجائش ندید بدینگونه بیان ساخت -  
فرد -

ننگی که از غایت احتشام ننگد به سحر از بزرگیش نام  
وقتیکه فیل سفید بزر و زیور مرین ساخته بنظر پادشاه آوردند - وے حاضر بود این  
دبای بیهمه موزون کرده گذرانید -

بر فیل سفیدش که میناد گزند شد شیفته هر کسکه نگاه افکند  
چون شاه جهان برو برآمد گوئی خورشید شد از سفید صبح بلند



و بجایزہ فاخرہ مفتخر و مباہی گشت و مثنوی در تعریف و توصیف کشمیر و صعوبت  
راہ بسیار خوب گفته است از انجملہ این اشعار۔

مثنوی۔

بود قطع رہ کشمیر مشکل	بجی نتوان رسید از راہ باطل
مگر زین راہ باریک خبر نیست	کہ گوئی کویہ راموے کمر نیست
ز بیم این رہ باریک و خو خوار	خلد موے کمر در دیوہ خار
گر ہے دست از جاں برداشندہ	دریں رہ چوں گرہ بر تار ماندہ
رہ فقر از رہ کشمیر پیدا است	کہ گام اوّل او ترک دنیا ست
ازین رہ چوں توان آساں گذشتن	کہ گام اوّل است از جاں گذشتن
مسافر کے تواند زین بلا جت	مگر لغزیدن پا گیر و شش دست
ہے، پیموں دم شمشیر باریک	جہاں در چشم رہ پیماشن تاریک
ہے پیچیدہ تر از موے زندگی	بہ تندی چوں دم تیغ فدا نگ
ز بس در رفتش تدبیر کردہ	فلک را فکر این رہ پیر کردہ
ازین پیمانہ ہلے زندگی آہ!	کہ پُر می گردد از بیمودن راہ

می آند کہ رونے غولے گفته در پیش ملکہ مکتب داری گذرانید۔ چوں بایں

بیت رسید۔

ساتی بصوبی قدے میشتراں صلح  
برخیز کہ تا صبح شدن تاب ندایم  
کودکے درانجا بود، گفت۔ "یا مولانا اگر بجائے قدے نفسے می گفتند  
برائے مناجات صبح بہتر بود۔  
حاجی نہایت محظوظ شد۔

غزل۔

نگہت عشوہ گرو عریہ ساز است ہنوز	چشم مخمور تو سرفتنہ ناز است ہنوز
تازہ شد دوستی ما بخل تازہ تو	باز کے ناز کہ آغاز نیاز است ہنوز
خاک شد پیکر مخمور ز تاثیر وفا	دل او در شکن زلف ایاز است ہنوز
راہ نزدیک حوم سنی مرا باطل کرد	لیک شام کہ رہ عشق دراز است ہنوز

گرچه نبود سرمه ز حقیقت خالی      دل تعدی نپس عشق مجاز است هنوز

زود به کردم من بے صبر داغ خویش را      اول شب می کشد مفلس چو راغ خویش را

بارم شسته تا مرده در دل نگاه کیست      روزم سیاه کرده چشم سیاه کیست  
دل دادن و سخن نشیدن گناه من      دل بردن و نگاه نکردن گناه کیست

جوانی رفت داغ ماند بر دل یادگار از تو      چو آن سرخی که بر ناخن پس از رنگ حنا بندد

اگر دتم دید روزی بجنب نادم خود بی      چو شمع آرم بردن یکدمه تنار از گریبانش  
گویند موجب وفات فرزند خود محمد یاقر مخزون شده باز گشت بوطن  
رفت و مدته العمد در بند بسر برد - آخر عمر به کشمیر آمده دریں جا اقامت گزید  
و در مزار شعراء متصل میل در گنج بنجا آمد -

طغرائے مشہدی — شاعر خوش فکر و معنی یاب منشی طبیعت بود -  
پیشتر در انشا پردازی خیال بندگی می کرد و در نظم منشی تعریف کشمیر و صعوبت  
راه بجدے داد سخنوری داده است -  
من اشعاره —

خوش آن ساعت که بزم آرائشی بر لب جو      خطایش بکشتیم قدح را اگر دوا بر جو  
رقائق بطرز خیال بندگی در تعریف باغات و اقسام میوه و گل و مل و از هر  
جزء و کل بکمال دلپسندی مشهور و منظور ارباب خیال است و از فقرات ادب -  
درخت آبی از بے آبی بوئے بھی ندیده

و در وصف ناشیاتی گفته است —

کنم تحریر وصف ناشیاتی      نماید صفحہ کاغذ نباتی

قوله —

کشمیر بود فصل خزاں عالم نور      بر طالع فیض دیلش بہت ضرور

گوئی کہ دریں بارغ چمن ساز قضا آورده نہال شغلہ از خرمین طور  
و از ملازمان شانزادہ مراد بخش بود۔ قییدہ در مدح شانزادہ گفتہ است و نمونہ  
آن ایں است۔

دارای عرش کو کہ سلطان مراد بخش زینت فرائے کرمی داد رنگ آسمان  
آنو عمر بجزیک میرزا ابوالقاسم دیوان مشہور بہ قاضی زادہ بہ کشمیر  
آمدہ در محلہ نایدیار بر یک دوکانے دیوانہ وار سکونت می کرد و بہ معنی سنجی  
شاغل می بود۔ چون رحلت نمود در مزار شاعران محلہ در گنج بنجاک آسود۔  
قاضی ابوالقاسم — مشہور بقاضی زادہ از اولاد قاضی شریح است۔  
ازاں سبب شہرہ بقاضی زادہ دارد و در عہد شاہجہان بر عہدہ دیوانی کثیر  
استقلال داشت۔ صاحب طبع و قاد و ذہین نقاد بود۔ در سایر علوم خصوصاً در  
نظم و نثر سحرکاری می نمود۔ با وجود کثرت اشغال اوقات در عیش و عشرت می  
گذرانید۔ چون رحلت نمود، در مزار شعراء آسود و سد قاضی زادہ از اعمال او است۔  
قولہ —

خالی از ذکر تو عضوی چہ حکایت باشد سرموئے بغلط در ہمہ اندام نیست  
محمد قلی سلیم — در زمان شاہجہان از ایران بہ سہ آمدہ در فن  
سخنوری و شعر گوئی فرد بے ہمتا بود و در ملازمت نواب اسلام خان وزیر اعظم  
اوقات می گذرانید و شعر ہائے خوب و فکر ہائے دست بستہ بر منصفہ ظہور می  
رسانید۔ از انجملہ —

چشم تو ز بیماری خود بر سر ناز است      مرثکاں تو ہجوں شب بیمار دراز است

گدائے کویتو خراباتم و غم ایں است      کہ بادہ آتش سوزاں و کانہ چوبیس است

دل چو شد گرم زے جلوہ معشوق کند      ماہی موم باتش چو رسد آب شود

تواں از دانہ ہائے سجمہ دانست      کہ دلہا را بہ دلہا راہ باشد

در تلاش موخن چوں کاغذ آتش زده      داغهای سینه ام بام بجنگ افتاده است

بسته کنیم کمر از قفله کمان او      در کشتن من تیغش افتاد بیکو  
بیماری چشمش را تویند چو بنویسند      از پرده چشم آزند خوبان ورق آید

بر عیش آباد هندوستان غم پیری نمی باشد      که موندن او از شرم کمر باشد سفید آغوا

کتر نیم از قیصر و فقور      که من در مندر سیاه بختی خود شاه سلیم  
مثنوی قضا و قدر و مثنوی تعریف کشمیر بسیار تلاش گفته است.  
که زبان زد ارباب کمال و سند ارباب خیال است - آخر عمر بتقریب رفاقت  
بعضی امرا به کشمیر آمد و درین جا طبع سلیم سقیم شد - در موارد شعرا و نجاران  
آمینخت و دیوان اشعارش مشهور -

میرزا طالبی کلیم — مولدش همدان است - معاصر رشید...  
بود - چون محمد جان قدسی را : اکبر شاه بزرگ سجد و به نهایت رنجید و  
بنیت بر خود پیچید و گفت — "شخصی را که زبان بخلق بایستی کشید  
عجب که او را بزرگ کشیدند" فی الحال از اصفهان در شیراز رفته و بهر تمام  
از دانش علوم رسمی یافته ره نورد هندوستان گردید - اگر چه مدتی در مالک دکن  
و اطراف هندوستان سیر می کرد عاقبت بدرگاه شاه جهان رسید و در ملک  
ملازمان منک گردید - آخر عمر او را بلای نظم کردن شاهان و شاهان چنانچه  
در کشمیر فرستادند و درینجا رسیده بعد چندگاه از جان در گذشت و در مزار شعرا  
مادا گرفت -

فیل جنگ شاهجهانی بسیار خوب گفته است و کتب های بسیار تصنیف کرده  
است و مثنوی به نظیر در تعریف هندوستان و کشمیر بسیار دلپذیر -  
قولند —

تا شد مژه های اشک قنار از نظر من      اکنون چه کنم رشته کوفته گهری داشت

۱ - سبوح کاتب



دوست بهیم فروخت با همه یارے یار فروشی درین زمانه همیں است

میال غمگساران سوزم از غم میاں غمگساران سوزم از غم  
تا تهی شد دیگرش کس دست در گردن نکود مفلسا از کس نمی خواهد زمینا کن قیاس

وضع بهر سان که بسازی بهالے وضع بهر سان که بسازی بهالے  
بدنامی حیات دو روزی نبود پیش بدنامی حیات دو روزی نبود پیش  
یکروز صرف بستن دل شد بایں و آں یکروز صرف بستن دل شد بایں و آں

و تایخ فوش ملاطاف رخنهی موزون کرده است —

حیف که دیوار این گلشن پرید حیف که دیوار این گلشن پرید  
رفت و آخر خامه را از دست داد رفت و آخر خامه را از دست داد  
اشک حسرت چون نمی ریزد قلم اشک حسرت چون نمی ریزد قلم  
نهردم از شوقش دل اهل سخن نهردم از شوقش دل اهل سخن  
عمر باد یاد او زیر زمین عمر باد یاد او زیر زمین  
عاقبت از اشتیاق یک دیگر عاقبت از اشتیاق یک دیگر  
گفت تایخ وفات او خفی گفت تایخ وفات او خفی

میرالهی — از سادات ایران در نکته سنجی و سخندانی متفخر و دریاں بود  
در پیشگاه جهانگیر شاه مصاحب خاص و ندیم با اخفاص بود و همیشه از افغان  
او فیض یابی شد و در عهد شاه جهان وقتیکه ظفر خان احسن را خلعت  
صوبداری کشمیر بخشیدند شاه جهان سردیوان فرمود که ظفر خان را ضامن بگیرند  
که مردم کشمیر را از خود راضی بگذارد. میرالهی در اینجا بود و بفرض رسانید —  
خدا ضامن رسول و چار یارش

پادشاه نهایت محظوظ شد و ظفر خان التماس نمود که میرالهی رفیق من باشد  
و منظور شد. پس میرالهی با ظفر خان به کشمیر آمده در اینجا رخت افتاد  
انداخت و بسیر لباتین و گلستان پرداخت. گویند آخوند ملا شاه این بیت

گفتہ بود —

پادشاه و اگزار و دست آگاہی گزین چون با گاہی رسیدی ہر چہ میخواستی گزین  
[و این بیت بہ آب طلا بر کتابہ نوشتہ بود، چون میرالہی رسید بدیہہ زیر  
ہمیں بیت نوشتہ گذاشت —

من نمی گویم گدائے یا شہنشاہ گزین خوش را مگزین و دیگر سرچہ میخواستی گزین  
و این حرف موجب غیبت ملاشاہ گردید — بعد چند گاہ میرالہی دینائے عذار  
را پدرود نمود و در مقبرہ شیخ بہاؤ الدین گنج بخش طرف مغرب آسود و سنگ بالائے  
قبرش استادہ است و براں این تاریخ نوشتہ —

میرالہی ملک ملک نظم بود در اقلیم سخن بے قرین  
سال و فاش طلبیدم ز عقل گفت بگو بود سخن آفرین  
و از منظومات اوست —

یا الہی ز الہی توجہ پرستی در حشر آنچه او کرد تو دیدی و چہ گفتن دارد

چشم از سرگوشہ بیا رہد تازہ بست خط مشکینت کتاب حسن را شیرازہ بست  
نشہ از تندئی او دارم کہ چاک سینہ ام چون خمار آلودہ نتواند لب از خیارہ بست

شب ہجران ز لب لب زیر کلفت گشتہ ام ریز چو گرد از دامن مرغان نگاہ حیرت آلودم

چنان ارزاں متاع زندگی را میدہم از کف کہ گویا کاروان عمری آید ز پس مارا  
کتاب تذکراتہ الشعراء بخوش اصولی تصنیف کردہ است —

ملا محمد صالح — متخلص بہ ندیم ولد خواجہ محمد علی پٹوانی ساکن محلہ  
نومہ از شعرائے برجستہ کشمیر است و اصلاح شعر از ملا ذہنی گرفتہ۔  
در اندک فرصتی بدرجہ کمال اعتلا نمود و از اقربان خود در بدیہہ گوی گوے  
سبقت ربود۔ خوب گوے و بیاگو بود۔ این ابیات از داروات طبع اوست —

باد بلا و زید و چراغ غم فرو نشست  
برگشت و در حرم و ما غم فرو نشست  
نم در قیلہ بود و چراغ غم فرو نشست  
خار و گلے کہ خواست ز با غم فرو نشست

از آہ سرد آتش ترا غم فرو نشست  
گردی ز چار سوے زمیں جست بر ہوا  
افروہ گشت بر مژہ نخت جگر مرا  
پامال دست برد خزان غم ندیدہ

حاصل چو شد تحمل بیدار داد باشد  
در سر نوشت خوانی یا بید سواد باشد  
بر دزد خانہ کس را کے اعتماد باشد  
ایجا چراغ روشن از رے باد باشد  
آے برائے غارت ترک اوستاد باشد  
باور مکن کہ بد خوئی کو نہاد باشد

در کشور تو گل غمناک و شاد باشد  
اسرار غیب دانی حاصل کن اگر توانی  
تا دل دہم ہوس را غارت کند نفس را  
در سینہ دل ہمہ تن افروزد از دم من  
از چشم فتنہ بارت صد جوہر یک اشارت  
از نفس و خصلت او دل کن ندیم کیو

ملا فصیحی — از شعرائے کشمیر است و در عہد شاہ جہاں چمن پیرائے  
بدغ سخندانے بود و ندیمی ملا ندیم اختیار می نمود۔ دیوان طبعہ زادش مشہور و ابیات  
از تاراج افکارش مسطور —

شعلہ طور چو لعل دل خس نتوان کرد  
شکرستان ہمہ در کام مگس نتوان کرد  
دست فرسودہ نگاہ ہمہ کس نتوان کرد  
برادر دل خود سیر قفس نتوان کرد  
پیش نتوان شد ورد باز بے بس نتوان کرد

حسن پیرائے دوکان ہوس نتوان کرد  
طوطیاں گرب در یوزہ بحسرت بستہ  
چوں حیا پردہ نشیں شو کہ گل خوبی را  
بال و پر سوز کہ تا ثروت پروازی بہت  
چہ طلسمی است فصیحی کہ ز میدان وفا

بے نور شود شمع طرب بے لگن ما  
شمرندہ برون رفتہ نسیم از چمن ما  
پاشیدہ مگر گرد غمی در کفن ما  
خوش بر سر لطف آئندہ ایمان شکن ما  
ملا فہمی — بہتصر فصیحی و ندیمی بود۔ فہمی و فراستی عالی داشت و

آشفقہ تر از بابت بے انجمن ما  
بر ناصیہ غنچہ ما نقش طرب نیست  
نشگفتہ بمانیم بگلزار شہادت  
از سوختن ما نشود ہیچ تسلی  
ملا فہمی — بہتصر فصیحی و ندیمی بود۔ فہمی و فراستی عالی داشت و

در مشاہد علم مقابلت با فیضی و ذہنی می افراشت و این ابیات از طبراد

اوست —

فکر سبز زلف تو مرا بے سرو پا کرد  
اندیشہ پالوس تو ام پشت دو تا کرد  
گفتم کہ بوصل تو برسم گر بودم غیر  
نہ وصل میسر شد و نہ عمر وفا کرد  
در دا کہ ترا ہر نیا موخت معلّم  
در ملک خوبی ہمہ تعلیم جفا کرد  
تا روبرو باد یہ عشق نہ ہا دیم  
صد گونه غم از سر طرفہ بد نہ ہا کرد  
فہمی نتوان رست ز اندیشہ خوباں  
زین گونه کہ در دل غم این طایفہ جا کرد

فطرتی — شاگرد ملا ذہنی بود۔ فطرت عالی داشت۔ باندیکی و فیضی حریف  
بود۔ وقتہ کہ میرزا فطرت در کشمیر رسید و اشعار فطرتی بشید گفت ہر گاہ مرا  
بیشتر معلوم می شد تخلص خود فطرت نمی کردم۔ من اشعار —

از بلوغ و گل ہوائے دماغ فرو نشست  
پائے ہوس بکج فرا غم فرو نشست  
پر تو فگند عشق فروغ خسرو نماند  
سر برزد آفتاب و چراغ فرو نشست

روشنی — سوئے روشنی ہدائی است۔ روشنک الفاظ شبستان معانی

بود۔ این بیت از دوست —

در نرم ازاں بہ پہلوی خود جاوید مرا  
تا راست سوئے او نتوانم نگاہ کرد  
گلشنی — از عنادل لغتہ سنج گلشن شیراز بود و از بہر استہام روائع

معانی بگلزار ہندوستان توجہ فرمود و در کشمیر آسود۔  
مشتی — از سادات خندہ بون شاگرد ملا ذہنی بود۔ در شعرو سخن

{ذہنی} عالی داشت۔

جہری مشہدی — از شہر شہید آمدہ۔ دریں دیار سکونت نمود و مشاہد  
شاہان معانی و روشن گر مرآت سخندان بود۔

بدلیعی — از اعیان خطہ کشمیر بود و در عہد شاہجہان گلشن سخندان

و نکتہ سنی را شادابی بخشید۔ این بیت از دوست —

کم دہ شراب وصل کہ پر شد ایام ما  
روغن چناں مریز کہ میرد چراغ ما

۲۔ نسیمی

۱۔ نزد ذاکل بطرف راست



تایخ بدلیجی از تصانیف اوست -  
 فردغی - از زیرک طبعان کشمیر بلاغت خمیر و فصاحت تاثیر بود - ہمیشہ  
 بہ نشاط ازی فردوس آشیانی رطب اللسان می بود و { دیوان } فردغی از انوار طبع  
 وقاد اوست -

از ان غم و طغم نیست کز سبکباری ہمیشہ ہجو کمان است خانہ بردوشم  
 آنکہ در رفتن شتاب تیز دارد عمراو چون کمان ہر چہ می سازی منتقش خانہ را  
 محمد مراد زردین قلم - سوداگر زادہ نامدار بود و در مشقت مشق خط نستعلیق  
 خون جگر نوشید و اصلاح از میر حسین بن میر علی کسب نمود - در خوشنویان زنانہ  
 فرد یگانہ بود و شگفتی می نوشت - بر خلاف آقا رشید ایرانی کہ فی بطرز جادائی می  
 نوشت - چون آوازہ کمالات او بسج شاہ جهان رسید در جمع مصاحبان و  
 کتابہ نویسماں درگاہ داخل گردید - چنانچہ تمامی کتابہ عمارات و باغات شاہی بقلم  
 اوست و شاہ جهان خطاب او زردین قلم کردہ بود -

ملا محسن شیرین قلم - برادر خورد محمد مراد زردین قلم - در صن خط با برادر  
 خود برابر بود و آنچه در تفسیر کتابہ عمارات بعد فوت محمد مراد باقی مانده بود فی بحال  
 نزاکت و دلربائی درست نمود و بر رویہ برادر می نوشت و از علم معنوی ہم اثری  
 داشت - در خدمت شیخ تہ مالو استفادہ کردہ بود و شیرین قلم خطاب شاہی  
 داشت -

ملا محمد طاہر غنی - از قبیلہ اشائی ہاست - شاگرد ملا محسن فانی بود  
 ارباب سخن اتفاق کردہ اند کہ در خط کشمیر بلکہ در تمامی ہندوستان مثل او خوش خیال  
 و نازک مثال ہیچ کسے برنخاست - دیوان اشعارش کہ میسر از محمد علی انتخاب کردہ است  
 شاہد کمالات اوست و شعرش اکثر بطرز اہام است و غنی [تایخ] ابتدائے شعر  
 گفتن و تخلص یافتن اوست - روزی مطلعے تازہ گفتہ پیش شاہ ماہمی خواند -

بیت -

بے چراغ است اگر بزم خیال غم نیست مصرع ریختہ شمع است کہ در عالم نیت

۱- سہو کاتب؟ ۲- اصناف خط ۳- متخلص بہ ماہر ۴- سہو کاتب؟ ۵- شاعر

شاه نظر بر ابهام بندی او کرده گفت - شاید مصرع ریخته که گفته باشند همین خواب بود -

این چند شعر از دیوان اوست -

فراغی زیتان بویا دارم مباد راه درین بیشه شیرتالین را

کند در سهر قدم فریاد غلغالی که حسن گلرغان پاد در رکاب است

باد امن تر شدم بمحشر گفتند در آفتاب نشین

حسن سبزه سبزه بنظر ابرو کرد ایبر دام مهرنگ زمین بود و گرفتار شدم

مینوازده ساز عیش آن دم که طامع یافت تو باشد از بایکے مگس مضرب تا عنکبوت

برنداریم ز اشعار کسے مضنوں را طبع نازک سخن کس نتواند برداشت

جهان بلب از ضعف نتواند رسید مابزور ناتوانی زنده ایم

میان مانزاکت همچو موران دستان دارد پرپر است شمشیر که بر مویاں دارد

چون آستین همیشه جنیم ز پیس پر است یعنی دلم ز دست تو لے نازنین پر است

خی فروشده پیر پیر من خالی را یوسف از دولت حسن این همه خود را گم کرد

اثر برعکس بخشد سعی من از طالع وارون ز فریاد سپند چشم بد از خواب بر خیزد

چو خاتمی که برد سحر بجیب موم فرد زدم چو بر در پستی ملبد شد نامم

دل بردن [نہ] غنی چون قامت گردیم بہر این خاتم نگینے نیست چون سنگ مزار

جلوہ حسن تو آورد مرا بر سرِ فکر تو خنابستی و من معنی رنگین بستم

یاراں بردند شعر مارا افسوس کہ نام مانہ بردند

رفیق اہل غفلت عاقبت از کاری ماند چو یک پاخت دیگر پائے از قاری ماند

نگرد و شعر من مشہور تا جاں در بدن دارم کہ پس از برگ آہونافہ بیرون می دیوار

چون محبت در میاں آمد تکلف گمباش شیر مادر در حلاوت بے نیاز از شکراست

بر تواضع ہائے دشمن تیکہ کردن اہل بیت پلے بوس سیل از پا افگند دیوار را !

ترسیت را چہ اثر چون نبود استعداد اس سیا صافی چو آئینہ نگرد ز عباد

می رسد روزی بہر کس در غور بہت غیب کے بدام عنکبوت آید شکائے سوز گس

گر از نا آشنائی چرخ ساز و زیر پل غرق از اں بہتر کہ بنیم روی یاراں سر پل را

چو دیدم قامت از پافتادم کہن رجمے کہ از بلافتادم  
در سال ہزار و ہشتاد و دو در کمال ریعان جوانی بعد واقعہ شیخ محسن فانی  
ہشت ماہ بملک جادو دانی انتقال نمود۔

تاریخ —

از فوت غنی گشته که دیر غمگین بر کس شده در ماتم او خانه نشین  
تاریخ و فاش از پرسند بگو پنهان شده گنج نه زیر زمین  
نواجه هاشم دیوانی — از اعیان شهر کشمیر بود و بر منصب قانون گوئی  
استقلال داشت - خوش فکر و صاحب ذهن عالی بود -

قوله —

که بزم خجرت خواهد دلم یکسو گرفت بهنجو ابروی نواں تیغ ترا برود گرفت  
کثرت حسن و عفا سراسر آزد گرفت خال جا خالی ندیده گوشه ابرود گرفت

یک ذره ز اختیار در دست تو نیست لیکن معقول فطرت پست تو نیست  
تدبیر و کجین و تقدیر چون نقش در دست تو هست یک در دست تو نیست  
قاضی محمد حارف — خلف قاضی ابوالقاسم بن مولانا جمال الدین بیانگوئی است  
صاحب طبع و تیز فکر بود - در پیشگاه شاهجهان مرتبه عالی داشت - سفارت  
سلاطین ایران را بحسن تقریر جواب می داد و در سخنانی و خوش بیانی  
نامی و گرامی بود -

قوله —

خواهم که ازین نشیب و پستی برهم و زنگ خودی و خود پرستی برهم  
یک جوعه ز جام نیستی نوش کنم از کشمکش خار هستی برهم

نه ازاں دیر تر به بخشد کام که دید جلوه کبریائی را  
زاں توقف کند که دریایی ذوق در یوزه گدائی را  
از جناب شیخ محمد معصوم سرمنندی یک مکتوب بنام اوست در جلد ثالث مکتوبات  
مرقوم -

عنایت خان — ولد ظفر خان احسن - آشنا تخلص می کرد و  
آشنائی بپدر سخنوری و سیاح دریائے مهنر بروری بود و در امرائے دربار شاهی

اعتبار کئی داشت۔ آخر ہا ترک منصب کردہ بکشمیر آمد و در عزالت و خمول ایام بسر بردہ در سلسلہ رحلت نمود۔ صاحب دیوان است۔  
 عبدالرسول استغنا۔ از ساکنان ملک کشمیر بود و در ملک تازہ گویاں انتظام داشت۔ اوائل از صحبت اہل دنیا استغفامی کرد۔ آخر ہا در نزد میرزا شجاع فرزند سوم شاہجہاں رسیدہ بہ منصب و خدمت سرفراز گردید و ہنگام بغاوت میرزا شجاع با عالمگیر عہدہ داروغگی توپخانہ داشت و ہنگام ہزیمت گریختہ در شہر اودھ رسید و مدت در ملازمت امرا بنوبت گذرانید۔ عاقبت متوسلان باریاب صحبت عالمگیر گشتہ۔ بقیہ زندگانی خود در ملازمت او بسر برد۔ در ۱۰۸۲ھ رحلت نمود۔

قولہ۔

فلک چیرا کمر احتساب می بندد سزائے بادہ پرستان خار خواہد داد  
 گویند وقتے ہمے داشت و پیچ کے از امرائے دربار عرض مطلبش  
 نتوانست کرد۔ عاقبت بختاورد خان بغرض اقدس رسانیدہ کامیاب شد  
 و در مدح او چند رباعی گفتہ است۔ از انجملہ۔

قولہ۔

اے خان بلند قدر اکسیر سخن قربان زبان تو خوانین زمن  
 تاخت طر آشفتہ دلاں جمع شود یکبار بگو حرف پریشانی من  
 محمد رفیع منشی۔ از مردم کشمیر است۔ در نظم و نثر طبعی بلند  
 داشت۔ اما بہت گذران معیشت ہمت خود بیشتر بفن انشائی گماشت  
 موجب آن عمر خود در حضور نویسی حکام بسر برد۔

قولہ۔

در سایہ خویش جائے آوارہ دہید در چارہ کار دل بہ بیچارہ دہید  
 ہر چند کہ کفارت ندارد نیکی نیکی ببدان کنید و کفارت بہید  
 می آرند کہ تسلی شاعرے بود۔ و ہجو مردم کشمیر بطرز بحر طویل کردہ

در پیش گاه سیف خان ناظم صوبہ روپڑے اعیان سردیوان گذرانید و خواجہ عنایت اللہ  
کہ در اں ایام رئیس شہر بود محمد رفیع منشی را دربارہ جواب او اشارہ  
نمود - فے بزور ہودت خود در یک ساعت جواب بہماں اسلوب موزوں کردہ  
روز دوم در مجلس سیف خان باواز بلند خواندہ و تسلی شاعر را ملزم ساختہ  
از شہر اخراج نمودند -

نقل بحر طویل —

نفت اللہ بر آں تسلی کم اصل و تہ کار و گنہگار کہ خود را بزبان دو  
سہ لک آدم موزوں و سخنداں و سخن سنج ہمہ آراستہ از فضل و ہنر داد  
کہ گر پائے بہیوش بفشارند بفریاد بیارند جہانرا -

لیک چیف است کہ اوقات چہین مردم پاکیزہ و دانا و نکو رائے و خدا ترس  
و حق اندیش کہ جز ذکر خدا فکر ندارند شود صرف بسازند تر از خون گے تیغ  
زبان را -

آنچہ در حق ایں طائفہ پاک ز نادانی و بدبختی خود گفت ہمہ تہمت و بہتان  
و ہمہ کذب و پریشاں کہ جزایش رسد از ایزد متعال دریں سال بہ تعبیل  
نہ تاخیر کہ فرصت نبود خوب بایں بے ادب خیرہ سر اجتم و نادان تا  
جزایش بود ایں دو سہ حرفیکہ بر آید ز دہان من آشفتنہ حیران ز رہ خشم و غضب  
زانکہ چہ لایق کہ کند تسلی قلتاق و قمر ساق گداخوے و سیڑوے و بداندیش  
عجب ریش بہ بدگوئے ابنائے زمان عادت و سرکیں خورد و گندہ کند کام دہازا -

کے رسد طعن تو بر مردم کشمیر کہ دایم خبر از حال تو و وضع تو بائے بے خبر  
از خویش کہ در عہد جوانی بمیان بخل مردم بے گانہ کلان گشتی و صدبار بگوش تو  
ز عشاق رسیدہ است کہ از کشمکش کم نتواں بود کہ دنبالہ کے در عقب اوست  
تا داجی کہ پدیدار شد از طلعت سخت اثر ریش کہ پشیمی نبود پیش بایں  
طرز ز بدکاری و بدفعل گرہے ز عقب بود و تو در پیش بخل شو کہ ز بے عصمتی  
خویش سبک باختہ عمر گزارا -

بعد از اں ریش تو گردید مگس راں تو و راند ز دنبال تو فوجے مگس چند



کہ عشاق تو باشند کہ بروز سیمہ خویش نشستی کہ الہی ہمہ روز تو چنیں باد نہ بینی  
ز جہاں بیج نگوئی رونقت کم شد و عشاق تو بیزار نشستند و گذشتند ز عشق تو دوس یک  
قدح یوزہ برایت نفرستاده و بخورده است یک ساغر مقوم کسے باد و گر بنگ کہ  
سیداد کجا بود بحالت نظر بادہ کشانرا۔

از پریشانی دے نانی و عریانی و حیرانی و بے عزتی و خواری و خفت کہ نصیب  
تو شد اندر وطن افتاد ہولے سفت در سردارا چہ بدبسی کہ صد پایہ خرباد  
نصیبش شد رخصت و چیزے کہ از اطلاق پدر یافته بودی یکے مکہ پر زنگ دوپا  
موزہ بد رنگ لبے کہنہ و لبس تنگ و دو پتیادہ چرخیں و یکے لاشہ خر پیر و زبون  
آہم از تاخت ندانم کہ بدست کہ افتادہ است و کہ داد است تصدق پدر خجہ  
دنت را و برے تو ہیا شدہ آں مرکب و از قریہ ویرانہ خود آمدہ باد و سہلک  
نکت و بد حالی و افلاس و گدائے بسوئے مہند کہ آخور بہ ازیں نیست خزانرا۔

کے گماں بود کہ از گردش گیتی تو شوی ساکن کشمیر کہ در آب و ہوا رشک جہاں  
است و بیانی نہ گدائے دو سہ تہ جامہ رنگین و تنعم کنی از سفر ارباب سخا و بیج  
مخاطر زبانی کہ کجا رفت و قوت و قمرچہ بد پایہ خود موزہ صد سالہ و پتیادہ  
صد پارہ و آں مکہ بے قبضہ کہ میراث پدر یافتہ بودی و بگو زید بریشش کہ کنوں  
نیت چنیں نخوت و لاف تو و اظہار سخندانی و بیجا شاعری کے بتو دارند مسلم بہ  
دیناے کہ بود نیز ہمہ مردم ایجاز نفسہائے تو پاکیزہ تر و بہتر از شعر و سخن ہائے  
تو موزوں تر و سنجیدہ تر احمق نادان۔ نصیبہ حیوان ز خود بے خبر و خیر سر  
و ابلہ و قلاتان گر از راست زنجی ز خستے کمر و از گ ترو گندہ تو  
از جامہ ناپاک کہ خود این ہجو ترا کافی و عبرت دگر از اہ  
نقطہ۔

در واقعہ آتش برے دمستے نوشتہ است۔

نقطہ۔

از سوز خاطر تو وجودم بیہیج و تاب آبخواد آتش و اینجامد کباب

۱۔ ہمد (نسخہ ۱)

وقتیکہ شعلہ از درو بام تو سرکشید  
کس آگهی نداد باین دیدہ پُر آب  
بچشمہ زیر ہر مشرۂ من ذخیرہ بود  
از یک نگاہ خانہ آتش مندی خواب  
تا این خبر رسید بگوشت ز سوز دل  
یکدم نلشت دیدہ من آشنا خواب  
اما ز سر نوشت کے راگزیر نیست  
این حرف انتخاب نمودم ز صد کتاب  
بر دم کہ عیش تلخ نماید سپہر دول  
بر بام کار شعلہ کند نور مہتاب  
باد ملال راہرہ ندہی بھن دل  
آتش کند تلافی آتش ابو تراب  
محمد زمان نافع — برادر ملا طاهر غنی شاگرد ملا محسن فانی بود و از برادر  
خود کب فیوض معانی نمود و تا آخر عمر تدریس دواویں اشتغال داشت و  
در فن سخنوری ممتاز بود۔

قولہ —

مگیر لذت دنیائے شور و شرزده را  
مزاج زہر بود نعمت نظر زده را  
شیدم از لب فوارہ این صدائے بلند  
کہ گویہ ہاست شمر خندہ ہائے برزده را  
قدم شمرده گذارے خیال بہتہ گرد  
بجانہ دلی ماراہ نیست سرزده را  
غزل —

می خوامی بہر قلم مرجامی زبیدت  
جاں فدای زبیدت سر مزد پای زبیدت  
بیکرت ما تار و پودے جامہ مسطر کشید  
از شیم گل قبائے تہ نامی زبیدت  
می کشی و بازی پرسی شبیدہ کیستی  
این غلط اندازی و بازی بامی زبیدت  
ہمچوے از پردہ ز نورئی حجام بلور  
چہرہ سازی ہائے رنگیں از حجامی زبیدت  
بپرستی نافع کنوں ہالہ ساں شب ناسحر  
خرمن ماہی در آغوش دو نامی زبیدت  
میرزا داراب جویا — پس ملا سامری سخندان و معنی رس بود و در فن  
سخنوری تتبع میرزا صائب می کرد و با محمد سعید اشرف و ملا علی رضا تجلی  
کہ ہمراہ ابراہیم خان در کشمیر آمدہ بودند صحبت داشت۔ صاحب دیوان و فصیح  
بیان است۔

قولہ —

عین دریائے وصال است بہر چشم زنی  
چوں حباب آنگہ ہوائے تو بود در سراو

می تو اس یافتن از ناله قمری کہ مدام  
دل جویا غمخورد زین غزل آملای آب  
آتش هست نہاں در تہ خاکستر اد  
منقبت سنج بود خاطر مدحت گیر او  
شاہ مردان جہاں آنکہ زبان قلم  
زین دو مطلع شدہ پیوستہ تا گستر او

بدو عالم ندیم ذرہ خاک در او  
سر کہ شد تاج سرش خاک در قبر او  
عالم و ہر چہ در وہست بگرد سراو  
بر فلک ناز کشد بلکہ ببالا تر او  
بعد قبر ز غلامان علی توانست  
کس نیارد دگرے بود چو او ہمسراو  
در شام رحلت نمود۔ چوں در مرثیہ بعض اکابر اہل سنت و جماعت بمحمل  
گوئی شوخی کردہ ہمچین گفتہ بود۔  
بر سرش گل باد گرز آہنیں  
بزنش نار جہنم نوز باد  
بنا بر آں بعض شعراء سنیتہ در تایخ و فاش جواب دہ شدند و چنین شوخی  
کردند۔

تایخ۔

رافضی تایخ جویانیت و نفش بود کم  
چونکہ گز کردند او را گشت تایخ دست  
ہر چہ عوض دارد نگاہ ندارد۔

کامران بیگ گویا۔ برادر میرزا داراب جویا است و در سخوری  
با او برابر۔ می آرنند کہ شاعرے از ایران آمدہ بود و کامران بیگ بے ادباتہ  
با او بحث کرد۔ آں شاعر تاب نیادہ گفت بخت بر آں سامری کہ مثل تو  
گوسالہ گویا کردہ است۔ ہمچین دیگرے از شعرا در صحبت این ہر دو برادر وارد  
شدہ از تخلص ہر دو پرسید یکے گفت جویا و دیگرے گفت گویا۔ شاعر گفت  
کہ تخلص طالب، کلیم را ہر دو برادر خوب تقسیم کردہ اید۔ بروید زادہ سامری  
ہستید۔

لالہ ملک شہید۔ از مردم کشمیر بود۔ در شعر گوئی و تایخ یابی  
سحر کاری می کرد۔ بنام حضرت محبوب سبحانی یک ہزار و یکصد تایخ تصنیف کردہ است۔  
و از ہر یک بیت تایخ ولادت و عمر و وفات آنجناب یافتہ می شود و از

نادر روزگار است۔ از بسکه در درطم تایخ گوئی محو و مستغرق شده بود و  
برائے تفریبه و تهنیئه عام و خاص را تایخ می برد۔ موجب آن بے وقوف و ذلیل  
شده بود۔ اما اشعار برجسته می گفت۔ در مجلس فتنه ابراهیم خان بکمال  
طاقت بیان منظوم کرده است۔ از خوش طبعان وقت بود۔  
قوله۔

لام قدم با الف قد تو لاشد یعنی که وجودم بوصول تو فنا شد

در آتش نشسته خوش از فراق دست چون غنچه های لاله مرا سر در گلوست  
خواجہ ضیاء الدین دیوانی — پسر خواجہ ہاشم بود۔ در اخلاق و اطوار  
بر پدر خود تفوق داشت و گاہے میل بشعر و سخن می کرد۔  
فرج۔

مردم بخون نزدیک در پیش اند خود را بهتر از غیر خود اندیشند  
 حاجی محمد اسلم متخلص بہ صالم — پسر ابدال بٹ از اعیان نبود بود و بہ  
توفیق ازلی در پیش ملا محسن فانی تلمذ نمود و بمعہ دو برادر خود خلعت اسلام  
در بر کرده کمالات انسانی حاصل نمود۔ در نظم اشعار در ہائے آبدار می سفت و  
برجستہ می گفت و در عنفوان جوانی در سہد رفتہ و در حلقہ ملازمان شانزادہ  
اعظم شاہ منتظم گشت و بعد جنگ سلطانی و غلبہ معظم شاہ باز بہ کشمیر آمدہ  
بآرامیدگی وضع و سلامتی طبع دلہائے سہکناں مسخر نمود و قیل جنگ شانزادہ را  
بتلاش بسیار موزوں کردہ است و در آثار عالمگیر مرقوم و این غزل در نعت  
گفته است۔

بر اوج برده شمع تو دین قویم را	پیوند کردہ لعل خط مستقیم را
چون تاب مہ کہ منظر انوار ہر شد	نطق تو تازہ کردہ کلام قدیم را
در شش بہت تبسم صبح ہدایت است	روشن نمودہ معنی خلق عظیم را
ابر شفاعت کہ ہمہ بحر رحمت	تفسیر کردہ آیہ عفو کریم را
لطف تو بر سر ہمہ افراد کائنات	قیمت نمودہ سایہ فیض عیم را

شاید بدل شود بہوانے مدینہ ات  
 از بسکہ در ازل شرف بیعت تو یافت  
 از امر و نہی شرع مستقیمت دو کفہ است  
 لطف نجات سالم عاصی است روز حشر  
 بابا حاجی معنی — پسر حاجی حیدر بود و در میان اقران در حسن  
 تلاش و لطف طبع امتیاز کلی داشت - قصہ واقعہ کہ بلا نظم کردہ است -  
 نمونہ اش این است —

دل آتش ز جوش گریہ دیانت  
 ہوا از دود او شد آتشیں رنگ  
 چہ می پرسی ز خاک پاک طینت  
 اگر سنگ است آتش در دل اوست  
 تو غافل داغ جانکاہی نداری  
 بر آ از پرده ہیمچوں برق نالہ  
 بہارستان داغ وسیلہ خوں شد  
 در اشک کہ ریزد در عزائش  
 بگوش دل سخن پرداز گشتم  
 کہ از باد بڑوت خضم غو غوار  
 تراود آتش خاموش نالہ  
 ز دست فتنہ بیدار در خواب  
 فعال مانند دل در غوں طیبہ  
 حاجی حیدر راجہ بی بی — در فن سخنوری ممتاز بود و اشعار  
 برجستہ می گفت -

ملا فائق — از شعرائے نامدار خوش طبع و ستودہ اطوار بود -  
 ملا بینش — دانشمند بے نظیر فصاحت و بلاغت تخمیر در سخن بی بی

دلپذیر بود۔

ملاقات و قلندر بیگ و آذری — ہر کس زیرک طبع و خوش خیال

بودند و عمر خود در سخندانی بسر بردند۔

میر نور الدین شارق — از سادات ایران بود و تقریب قربت  
 قوام الدین خان در ہند آمدہ مدتے در انجا گذرانید۔ و قتیکہ برادرش میرضی الدین  
 بدلیوانی کشمیر امتیاز یافت میرزا نور الدین ہم بہ طفیل او در کشمیر آمدہ بعد  
 چند گاہ باز ہند رفت و در عہد فرخ سیر عہدہ دارد علی دفتر دیوانی کشمیر  
 یافتہ باز در کشمیر رسید۔ معتمد صاحب اخلاق جلیلہ بود و با میرزا صائب  
 و با محمد سعید اشرف وغیرہ صحبت داشت و دیوان اشارش معروف و در ۱۱۷۶ھ  
 رحلت نمود۔

قولہ —

ز فیض یکسی چون مصرع جہستہ مختارم      ہلال آسایک بال آسمان سیرا پردازم

کے دہ شرح دل و دیدہ گریاں کاغذ      کے شود بحر سیاہی و بیا بال کاغذ  
 از سخن کام و دہ ہا ز اچہ جلالت دادی      شدہ از طوطی لفظت شکرتاں کاغذ  
 بچو طو مار من از رشک سخن دمی پیچم      چوں فریسم برت این غنچہ خداں کاغذ  
 نامہ از سوز دلم کاغذ آتش زدہ است      باشد از خون دل و دیدہ ام افشاں کاغذ  
 قاصد آہ بامید رواں کن شارق      کہ مگر آورد از نزد عزیزاں کاغذ

سخن مہاں پشت مارا چوں لکناں کردہ است      چرخ منت کش زمشت استخوانم کردہ است  
 رستم در ملک معنی طبع نظم شاہد است      دشمنانرا عاجز از تیر بیانم کردہ است  
 از حکایت چرخ سنگین دل نیندیش کس      آنچه باز از ہر بانی با بجانم کردہ است  
 عمرش از ہشتاد تجاوز کردہ بود۔



خواجہ نور اللہ دیوانی — از اعیان شہر کشمیر است و از تحصیل علوم غریبہ بدرجہ مولیت رسیدہ بود۔ شغل تدریس نہاشت۔ اشتہار برجستہ می گفت۔  
 میر کمال الدین — از نجیب زادہ ہائے کشمیر بود و در عنفوان جوانی میل سخنانی بہم رسانیدہ۔ از شعر کے وقت استفادہ نمود و در شعر گوئی و نثر نویسی و تحریر خط نستعلیق شکستہ دستہ عجیب داشت۔ مدتہ در سلسلہ ملازمان شانزادہ میرزا اکبر استقلال یافت۔ بعد واقعہ خروج شانزادہ و نہایت او بطرف ایران سے بہ کشمیر آمدہ عالمے را بہ تعلیم خط و انشا بہرہ ور گردانید و بواسطت قاضی خان حاکم صوبہ ملازمت شاہی و جاگیر حاصل کردہ اوقات خود بہ قناعت می گذرانید و رقعات رنگین بانکات دل نشین بچرب دستی می نگاشت۔ چنانچہ انشائی ہیر کمال مشہور است و این رقمہ کہ بنام میاں حضور اللہ در باب رسیدن طبق عمل و برآمدن ازال مار زندہ فرستادہ بود درینجا برائے نمونہ مطور۔  
 رقمہ —

یاریکہ مخالفت قول و عملش      بگریز زلابہ سراسر دغش  
 چون طفل بشیرینش از راہ مرو      زہر مار است در حقیقت علش  
 طبق عمل مصفا کہ از شربت خانہ آں عطوفت      انتہا حصہ تلخ کاماں حنظلان  
 اختلاط ابتلائے زمان شدہ بود رسید۔ ذائقہ نومییدی را شیرین ساخت دسگ  
 در زہر خانہ این روستا پروردہ بے باکی انداخت۔ بحکم کل افاء میترشم بہافیدہ  
 حقیقت محبت مسطورہ بمنضہ جلوہ نمود۔ یا خود گفتیم کہ جو فروش گندم نما می  
 شنیدم و زہر فروش شہد نما ہم دیدم۔ باز نظر بر آنکہ افعال بزرگان خالی  
 از حکمتی نباشد۔ جاسوس فکر را بہر سو دوانیدم و سراغی از دعا نیافتم۔ گاہ  
 تقویر می کنم کہ تسبیح سالکان طریقی بے شرارت است کہ از کثرت ذکر یا قہار  
 بصورت مائے آمدہ۔ گاہ خیال می بندم کہ زناہ مشرکان شرک خفی است کہ  
 از شدت سپاہ کفر رنگ دروں سیاہ شاں گرفته۔ گاہ حادثہ سبب ایشان  
 منظور داشتہ می دانم کہ الصبئی صبی و لولقی النبی از طفل مزاجی من در  
 غلط افتادند و بازیمچہ بچہ تر باخاطر آوردہ این غافل کہ این فقر بصورت

حقیر در نابود یافتن این نوع هوام بجائی هجاں حال عصائی موسی دارد و گاہے ریاضت و جہاد ایشان ملحوظ داشته بخاطر می گذرانم کہ تو ہم کشتن مار نفس مطبقہ کہ در طبیعت چنین حلقہ زده کرده اند۔ ازین بیخبر کہ یکہ تازہ آن معرکہ جہاد اکبر صید لاغر نفس را قابل فتراک علو ہمت خود نمی شناسد۔ حاصل کہ ہر چند مار اندیشہ از غصہ عدم دریافت گنج حقیقت این آبخورہ بر خود می پیچید و بہ سوراخ مطلب راہ نمی برد۔ مگر خود ارشاد فرمایند و این عقیدہ بناخن بیاں بکشاید۔

خواجہ علی اکبر۔ از اکابر نادگان مردم خائف بود کہ متصل سہرات واقع است۔ در آخر روزگار شاہ عباس صفوی بہند آمدہ در سلک ملازمان شاہی منسلک گشت و بتقریب بعضی خدمات بکشیر رسیدہ در این جا توطن گزیدہ مردے صالح و خوش طبع و سخنور و تایخ گوے و خوشنویس بود و در نظم و نثر ہمارے عجیب داشت۔ رقعات رنگین و منشات خاطر نشین می نگاشت۔ این چند شعر زادہ طبع اوست۔

یاد آں روز کہ دل در خم گیوے تو بود	تو تیاے بصرم خاک بہ کوے تو بود
خو گردیدن و بیخود شدہ افتادن من	اثرے از نگہ چشم سخن گوے تو بود
بے سبب بخوشدن در نظر انداختم	ایں چہ لائیں ز تو د طبع جفا جوے تو بود
دل رلود از من و انداخت دگر از نظرم	چشم این چشم کہ از گرس جادوے تو بود

تالاب لعل تو گویا نشود	دہن تنگ تو پیدا نشود
نکشاہ گرہ از پیشانی	قطرہ تا واصل دریا نشود
گردم نزع نہ بینم رویت	تلخی مرگ گوارا نشود
مردہ را زنده کند از تنگی	کار چشت ز میجا نشود

در ۱۱۳۱ھ رحلت نمود۔

محمد رضائے مشتاق۔ از قبیلہ ناجی ہاست کہ در محلات نوشہرو ساکن بودند و اکثرے شغل خطاطی و کتابت می نمودند و موصوف الیہ

از عنفوانِ شباب در فنِ استکتاب می گذرانید و در ضمن آن کیت فکر  
در میدان طبع آزمائی می دوانید و بزور طبع وقاد و استعداد خداداد  
در اندک زمانے رایت سخنانی افزاختہ از اقران دوران گوئے سبقت ربود  
و قوت خود از کتابت مثنوی معنوی می فرمود و در مدح حکام و اغنیاء  
رغبت نہ نمود و تا آخر عمر در تجرید و تقرید بوضع آزادی و قلندری گذرانید  
و در **رحلت** گزید۔

قوله۔

عشق تو چوے برشت مارا	رو کرد سوئے کشت مارا
نے میوہ ورونہ سایہ دایم	وہقان بچہ کار کشت مارا
گلدستہ مطبلے نہ بستم	بے فائدہ چرخ رشت مارا
ترابہ باشیم بے تو باشد	گر آرزوئے بہشت مارا
گر بد گفتی نگو نگفتی	خواباں گفتند زشت مارا
پامال جفا شدیم و این بود	در عشق تو سر نوشت مارا
یار رب کہ بہشت منزلش باد	بر کس نعمت بہشت مارا
سر آتش سنگ طفل شنگے	آشوب جزو برشت مارا
دیوان مجتیم و مجوز	از خون جگر نوشت مارا
ہست از خم بادۂ پشت بر کوہ	ہشتاق لبان خشت مارا

کردیم سیر گلشن تا مارا یار ہر دو	گشتند بلبل و گل بے اعتبار ہر دو
چشم سیاہ متش لعل قدر بدستش	از عاشقان ربو دند صبر و قرار ہر دو
از خواب نازد بر خاست از عتوہ جام حق	حشمان و لغز بیش مست فخر ہر دو
زینین تابدارش بر گلشن غدارش	خوش حلقہ حلقہ کردہ مانند مار ہر دو
آیا بود کہ روئے ای آرزو بر آید	خپند مست با ہم مشتاق و یاد ہر دو

۱۔ عشق تو چو سر نوشت مارا (نظمی)

تاریخ —

شاه مشتاق از سربو نیا گذشت

عبدالحکیم ساطع — پسر ملا غالب بود - چون میل شعر بر طبع او  
غالب شود - او را از لاله ملک شهید اصلاح شعر می گرفت - ثانیاً  
از میرزا داراب جو یا استفاده نموده - بر اقرا ن فایق شد و در بلاد  
رفته با ملا محمد سعید اشرف که برگزیده شعرای روزگار بود صحبت داشت  
و در انجا سجدت شاه عالم بهادر باریاب حضور گشته بدایج اعلی ارتقا نمود -  
و بعد انتقال او در دربار فرخ سیر بمراتب عالیہ سرفرازی یافت و بعد شهادت  
او ب وطن مراجعت کرده زندگانی خود در کامرانی و شعر خوانی بسر برد - من اشعار —  
شراب عشق تازد ادلیں جوشش فراشدن شائیں از دل فراموش

مفتم ز جام عشق مستی دادند کاین نیستیم بقید هستی دادند  
سرایه سهر آنچه بود ادم از دست ارزان نه متاع تنگدستی دادند

بچندین رنگ گشتم از گنه چون خامه مانی نفس زندانی خود را مکن دیگر نگهبانی  
شدم موئے جز این صورت نمی بندد پیشانی که رفت این ناتوان چون گل تالاب پرتانی  
بر غمت پیشتر داری در آغوش دل تنگم برنگ غنچه می زبید ترا این جامه چپانی  
زمن آموز آداب محبت شهری عشقم اگر فرماد کباری در محبوس بیابانی

در بر شاهان معنی من از رسم جامه قلم کار است

در چنین عهد یکده اضلاع جهان نادیدنی است دیدۀ تصویر اگر باز است جلۀ حیرت

ترا غرور بصورت مرا بمعنی خویش کمال حسن ترا و مراست حسن کمال

در نشر نویسی ہم بے نظیر وقت بود۔ در ۱۲۳۰ھ رحلت نمود۔  
تاریخ۔

نور ایمان بمزق شد ساطع  
**میرزا عبدالغنی بیگ** متخلص بہ قبول۔ از مردم بہلوج بود۔ طبع  
موزون داشت و بطرز ابہام نکتہ سنجی حرف بہلودار میزد و در عہد عالمگیر  
محضور رفتہ در مصاحبت ہدایت اللہ خان نائب وزارت ممتاز گشت۔ بعد  
واقعہ او در شاہجہان آباد منکمن شدہ۔ مجلس طرازی شعر و سخن و دقیقہ پردازی  
این فن را بدرجہ کمال رسانید و مرجع ارباب معنی شد۔  
قولہ۔

گرہ ز کار کسے دانی تواند کرد کیکہ در گرہ جامہ ہائے فلکاریست

تا برقص انداز نازے شوخ رخا کردہ بستہ و گلولہ صد فتنہ بر پا کردہ  
و پیشش میرزا اگر اچھی ہم صاحب سخن بود۔ این رجائی از دست۔  
ہمیشہ حکم کے در دیار ماجاریست کہ خامہ اش چورگ ابر در گہاریست  
بزار داغ فلک خود را ختراں دارد ترا توقع مرہم ز چرخ رنگاریست  
**محمد امین دانا**۔ صاحب فکر رسا بود۔ در اوایل عہد فرخ سیری در  
زمرہ منشیان امیرالامرا انحراف داشت۔  
قولہ۔

انتظار اند سخن عیبت دانا چوں ہلال مہر عرجتہ باید گویش از ماہی بود  
**میر محمد معروف**۔ فرزند قاضی محسن اندر داریست۔ بفتون سہزوری  
آراستہ بود و از حسن خط ہم خط دافر داشت و از مریدان میاں محمد امین دار  
صاحب اسرار بود و نسخہ در احوال آسختاب و یاران ایشان گفتہ است  
و شاعر برجستہ بود۔  
قولہ۔

چرخ از جگم رہودہ داغے افسر وخت بہ بزم خود چراغے

وز دولت دارغ عشق کافی است خاکسترین بطرح باغی  
معروف دریں بهار تو به دیوانہ پسر زده کرده لاغی  
ملا عبد الغفور متخلص به فامی — در فن سخنوری فرد نامی و مرد گرانی  
بود - عمر خود در سخن گتری صرف نمود -

شاه رضا متخلص به چشمه — مرے آراسته و از انواع فنون پیراسته  
و در بدیه گوئی فرد لوفاسته بود -  
محمد اشرف یکتا — کم گوے و برجسته گو بود و دیوان اشعارش معروف -  
قوله —

در میان این همه ارباب شعر شعر اگر کم گفت یکتا کم نہ گفت



حسن تحریر اگر هست ترا نان دہد در ہمہ جادست ترا  
لطف اللہ میگ متخلص به صہبا — از شاگردان ملا صاحب و  
مشتاق در سخنوری طاق و در نغز گوئی مشہور آفاق بود -  
ملا میرک فانی — با وجود اعتلا بر منصب فتویٰ دتے در شعر و  
انشاء داشت و در حدود ۱۱۶۲ھ رایت سفر آخرت افراشت -  
شرف الدین خان فرحت — بن محمد جان بن ملا کاظم جلالی در جودت  
طبع و شعر و انشاء شعلہ ذکا بود و در عہد شیر جنگ خان بہادر خدمت مدار  
یافت - عاقبت ترک منصب کردہ در خلوت و انزوا گرفت و در مزار شیخ گنج بخش  
اختفا پذیرفت -  
قوله —

دل چو بیجا شد پریشان گرد و ادراق حواس ربط در دفتر نماند چون شود سر فرد گم



عشقت کی از چارہ و تدبیر ندارد درمان تب شیر طباشیر ندارد



طبع فرحت کے اسیر دام ساطع ہی شود این کبوتر تر نفس مشتاق بام دیگر است



خواجہ امان اللہ — ولد خواجہ ابوالفتح سالونی بود و بحسن استعداد  
میل خاطرش بشر گوئی افتاد —  
قوله —

گل رعنا دورو آئینه شد اندر چمن پیدا    زیر کسورنگ یار من ز کسورنگ من پیدا

این زبان از پنج نگاشت است عمرش آفت است    قاتمش کرد و قیامت بده خواهد رسید  
محمد عاقل — خطیب عید گاهی سخنور نامور از مداحان امیرالامرا  
شہید بود - چنانچه در مدح او گفته است —

اقبال تو اقبال سکنر گردید    دینے تو دین تو بہتر گردید  
تارگر تو در روز ازل    بارشہ عمر خضر ہمسر گردید  
بر تیغ تو النصر من اللہ مرقوم — اے بازے شاہ

عاقبت در ملازمت صفدر جنگ انتظام یافت —  
حکیم رحمت اللہ — در تحصیل مضامین و قوانین شعر خوانی غفوان  
جوانی بسر برده بر شعرے قدیم تقدم یافت —  
قوله —

بجائان جاں رسد آں دم کہ از تن جاں بروں آید  
عزیزی می کند یوسف کہ از زندان بروں آید

گلخن آں سینه کہ از داغ غمش گلگل نیست  
اشگر آں باغ درو غنچہ شد و لیل نیست  
میر حسن اللہ معروف بہ فصاحت خان متخلص بہ مراضی برادرزادہ  
قاضی عبد الکرم حداد شاگرد عبد الغنی بیگ قبول بود و در مرتبہ سخنرانی

۱) گل رعنا در قلیئہ شدہ اندر چمن پیدا (رستم کا)  
۲) وزیر احمد شاہ چغت (رجوع کثیدہ بہ تاریخ حسن احمد دوم صفحہ ۶۴۶)

از ادانی در گذشت و مثنوی مشهور آشوب او در فاد  
محتوی خان مشهور - اشارش از بادّه مضامین خمور و این چند بیت از  
طبعزادش مسطور —

راضی از قرب قیامت عمر کوتاه شد باغبان از بیم آفت میوه بارهاجم چید

باغذیب صلح کنم یا به باغبان لعل گل ترا بخاطر عاطر چه میرسد

از دامن این کوه سخا بهم بدر رفت دامان بزرگی که گرفتیم گرفتیم

زن صاحب فرزند چو شد علت طبع است دشوار بود علت امّ الصبیان

همیشه برب فواره این سخن جاریست که اوج منصب دینای دوزن گونا ریت  
درین محیط نه فواره ابله دوزن گرداب بهر نشیبی فرا زار چه حکم ما جاریست  
مرغی اگر مردود شود تعجب نیست سرود را به موت و حیات بیماریت  
کمال فقر و غنا خصم جان بود راضی که سخن را خطر از برتری و به با ریت

هر که فرمان نبرد صحبت او دارغ دولت لاله داغی است که در صحبت نافرمان است

باتهی دستان حریف این قدر سختی نه ایم دانه اشکیم و بر ما گردش چشم آسیاست  
نقد جان می خواست راضی نذر تیغش کرده ایم  
گر کنون خواهد سر از ما آستانم گرا این سزا است

در ۱۱۹۴ در شاه جهان آباد وفات یافت -  
محمد فاروق — تلمیذ رشید میر محمد معروف باوصاف سنخری موصوف بود -  
قوله —

دل که لبریزالم شد ز نوا می افتد جام هر چند که پُر شد صدای افتد



گر شوم مانند بدر از وصل یار باز می کاہم نہ بجزش چون ہلال  
محمد حیات ہادی — مے فروش زادہ بود و از ملا دانان استفادہ علم شعر و  
انشا نمود و اشعار برجستہ می سرود۔

قولہ —

نمی خواہم کہ گردی گرد آن گلبرگ برگردد اگر گردد بگرد ادنی خواہم کہ برگردد  
میرزا ایک — بخاری الاصل بود و در فن سخنوری یکتا و در املا و انشاء  
بہ ہمتا۔

ملا یوسف — شاگرد اکبریار خان بود و از میاں محمد امین دار نظر  
داشت۔ در خوش نویسی فرد کامل و در شعر و سخن مرد فاضل —  
ملا محمد رفیع مامچی — در عفوان جوانی کسب سخن دانی آموختہ و از  
انفاس علامہ شہید چراغ علوم عربیہ افزونہ بوساطت او در سلک ملازمان  
امیرالامرا منسلک گشت و روزی این بیت نوشتہ بنظر امیرالامرا گذرانید۔  
بایں محیط کرم گرچہ آشنا شدہ ام کفم پوکا سہ گرداب از گہر خالی است  
امیرالامرا یک نہار روپیہ بوی انعام بخشید و این بیت دیدہ گفت —  
قدر دانی بہت محدود کم چون استوار خط می دہد بر خوف حرفی ہر حرفی خلعت مرا  
آخر عمر بہ کشمیر آمدہ در عہد سوکھ جیون در زمرہ شعرا داخل شد و در آن  
ایام کہ از شعرا شکر نمک زمینے سنگلاخ در میان شعرا طرح نمود و ملا رفیع  
قصیدہ طویل بر ہمیں زمین گذرانید۔ نمونہ آن این است —  
ایکہ یک عالم آفتیت از درگہش یا بدو وقت  
دال چپا دل ماش و برنج و روغن و شکر نمک



نق بہ آغوش سرو من ندید سرو آسی بر نمی آید  
محمد علی خان متین — فرزند عصام الدین خان است کہ چندے نائب  
صوبہ کشمیر بود و از عبد الغنی قبول و قاسم خان تلمذ نمود۔ طبیعی عالی داشت۔  
۱۱۔ حرق (کشمیری)

دے لبوئے غیر من اے یوفا دیدن چه بود  
 دیدن و پرسیدن احوال ہم سہل است سہل  
 باز گردیدن ز فریادش مسلمہ دایم  
 حرف پنہانی از و در گوش پرسیدن چه بود  
 در شکایت زیر لب انداز خدین چه بود  
 غیر چوں می رفت اورا باز پس دین چه بود  
 یوفا کے راہ و رسم است پرسیدن چه بود  
 گفت خاموش اے متین کا نہا مگر تشنہ

در ایامی کہ راجہ سوکھ جیون حاکم کشمیر بود میل سخن دانی بسیار می داشت.  
 بنا بر آن در ایام ہفتہ روز یکشنبہ باشعرا مشاعرہ می کرد و از شعرائے کشمیر ہفت  
 کس انتخاب کردہ بر نظم کردن تایخ کشمیر مقرر ساخت — متین — سامی — نوید —  
 صاحب — توفیق — شایق — حسن — و تایخ کشمیر را ہفت حصہ کردہ باہنہ تفویض  
 ساخت و فی بیت یک یک رویہ انعام آنہا وعدہ فرمود — چون شعرا در ترتیب  
 آن متوجہ شدند و سوکھ جیون پامال فیلان نمودند، شاہنامہ مذکور معطل  
 ماند و ہنگی از ملا توفیق دویزار بیت و از سامی دو نیم ہزار و از شایق  
 شصت ہزار بیت در ذکر ادیاء موجود است فقط مدعا کہ متین شاعر عزا بود  
 در ۱۱۹۰ رحلت نمود و در مزار حضرت گنج بخش آسود.

عبدالوہاب شایق — در مسجد موضع دچنہہ پرگنہ کویہامہ امامت  
 می کرد — طبعہ موزون داشت و اشعار سادہ می گفت و در استخراج تایخ ہم  
 صاحب کمال بود و بفرمایش سوکھ جیون در ذکر حضرات سادات و ریشیاں کشمیر  
 و یاران حضرت سلطان العارفین قریب شصت ہزار بیت غیر مرتب در  
 سہ جلد مسودہ کردہ است و ہر سہ جلدہ نامام ماندہ است و چاشنی شعرش این  
 است —

راستال را اگر بزرگوارت نباشد بہتر است  
 چوں الف باز نشود پیوستہ نقش آزار است

اعتماد ہستی موبہومہ کردن اہلہی است  
 چوں گزار و کس قدم بالائے نظر دل در آید

محمد جان بیگ ساهی — فرزند سعید بیگ بود۔ بیرون سنگین دروازہ سکونت داشت و در پیش عبدالرشید بدینوا استفادہ نموده بیایہ سخنوری اعتلا یافت و در زمرہ شعرائے سوکھ جیون داخل شد۔ می آرند کہ روزے سوکھ جیون جواب غزل خواہہ حافظ شیرازی۔ ع۔

اے فرغ ماہ حسن از روزے رخشان شما  
از شعرا طلبد و روز مشاعرہ تمامی شعرا برائے گذرانیدن غزل ہائے خود  
آرند و محمد جان ساهی کہ تا حال باریاب صحبت نشدہ بود از بیرون در این  
بیت نوشتہ فرستاد —

ساهی از راہ حیا بیرون در افتادہ است باز گردد یاد رسیدیت فرمان شما  
سوکھ جیون او را طلب کردہ در زمرہ شعرا داخل ساخت و مطلع دیوان  
او اینست —

خدا یا بال و پرواز محبت دہ فغانم را بکن غنقلے قاف عشق قمری ز بانم را  
و در مدح سوکھ جیون و دیوان او جہانند نپڑت در قیئدہ املا کردہ  
است و گفتہ است —

کار پرداز تو جہانت است آنکہ بہت از قیدہ در ہا  
می نمائی بنام او تنخواہ نقد و جنس و برات چاکر ہا  
گفتہ در باب جستن روزی سعادی آن آگہ از مقدار ہا  
رزق ہر چند بیگمان برسد تو مرد در دہان اثر در ہا  
القصہ بعد خوابی سوکھ جیون در دہلی رفتہ پیش ابوالقاسم خان گذراں  
داشت و در ۱۱۹۵ ھ رایت اجل افراشت۔

قولہ —

کرایا را کہ منکام غضب سحرے تومی آید عرق بر خوشین لرزد چو بر دے تومی آید  
چہ روز است اینکہ دیگر بر سرم انفرنا آید قیامت شد مگ قائم کہ عمر رفتہ باز آید

نمودہ سایہ گریمبر مارا دلیل است این کہ بودیم افتادن ز بالا پیر و ادرا

سرمد و نباله بر آن ز گس مکول کشید ○  
 بر حذر باش که این فتنه دگر طول کشید

قادری ستم و غوث الثقلین پیرین است ○  
 رحمت الله باندگی — متخلص به ذبیح در سخنوری ممتاز و  
 بدیهه گوئی بے انبار بود و در محفل مشاعره سوکھ جیون امتیاز کلی داشت  
 دیوان اشعارش متین و فظم چند اجزائے خامیخ کشمیرش رنگین —  
 ملا راج — از شعرائے نامدار بود و در مجلس سوکھ جیون اق  
 کلی داشت —

ملاحسن و عشقی — از نازک خیالان بدیهه گوئی و ناجوی بوده  
 و اشعار آیدار گفته اند —  
 محمد شمس الحیا — پسر ملا محمد امین دانا عرف نامد مذهب الاخلاق  
 در شعر و سخن مشهور آفاق بود — در ۱۱۸۲ هجری ازین کهنه رواق پدید آمد  
 قول —

آئینه خانه الیت جو اغان ز یک چراغ  
 عالم تمام بر ز خدا و خدا کیست

○  
 داغها بر جسم لاغر جمع شد  
 نقطه ها بر سطر مسطر جمع شد

○  
 نه بیند من سرگز نمیدانم چه دیدار من  
 بحر غم گوش نگذار چه چیز آیشید از من  
 گرفت آیتیش آتین از نار افشاند  
 کشید دامنش دامن ز آتش کشید از من

○  
 یعقوب ترا شکوه نشاید از گرگ  
 و الله که خنس فتنه بر آید از گرگ  
 از چربش که زیر لب می گوید  
 آید از برادر انچه ناید از گرگ

را یا به نسخه (ح) سهو کاتب؟



محمد کاظم — دلہ حکیم عنایت اللہ از شعرائے گرامی بود و اشعار طبعیادش قابل با ساجی۔

اسد اللہ شگوت — سنجور ذو فنون بفراسیت و فطانت مشہون خسرو بود  
 شیخ یحییٰ رفیقی شاگرد یکتا بود۔ عمر خود در تجرید و تفرید نزد ہمیشہ خود گذرانید۔  
 جو و استہزا غالب داشت۔ ہر کس و ناکس را سہل می کرد۔ حتی کہ بہ نسبت  
 بر خود و یزید خود شیخ محمد یحییٰ بیار شوخی می نمود۔ بزبان فارسی و کشمیری  
 شعر میگفت۔ بدمشگوت رانفہ خود را تخلص کردہ بود۔ دو پسر ملا اشرف  
 یکتا نزد او آمدند و اشعار طبعیاد خود را گذرانیدند و بابت تقسیم تخلص التماس  
 نمودند۔ قے فکرے کردہ یکے را ٹکٹا و دوم را بہکٹا تخلص نہاد۔

قولہ —

مرا غیرت بدل از زلف نہدے تو می آید کہ این کافر بقصد بوسہ برے تو می آید  
 تو در خواب از دل بودی چمن چرخ آغوش منور از بستر دالین من برے تو می آید



سر لفظ بکبریا وطن می خواہم آغشته سجاک و خون بدن می خواہم  
 بامردم شیوے از روئے تقیہ بسیار اُفت می کرد۔

میر عنایت اللہ — از اتحاد میر حسین کنٹ بود۔ با وجود اشغال  
 دینی بہت خود در امور معنوی ہم صرف می داشت۔ در علوم عربی و فارسی و  
 شعر و انشاء فرد یکتا بود۔

قولہ —

این زخم دل ز غمہ چشم بیاہ کیت دیں نیم کشتہ لب لعل تیغ نگاہ کیت  
 در بزم بادہ یادہ سوزون گناہ من چوں جام بادہ خوردن غم گناہ کیت  
 گویند ہمیشہ زائر در گاہ حضرت مخدوم می بود و در ہنگام مفردی در توقف  
 کرتاد این ہنقبت موزون ساخته در روضہ مبارک آنجناب فرستاد —  
 صبا سوئے جنابی آنکہ خاک اوست آفاقی برو از بہر عرض حال دہور افتادہ شتافی  
 پس از عرض سلام سورہ لا اشمس خانی کہ غیر از فی کبد حال دلم را نیست معدنی

نه تنها بچو تیر جستہ دور از خانام من  
 به پیری چون مکانه گشته دارم جسم ناچاقی  
 شدا ز مش مشقت صفحہ عالم سیئہ بنگر  
 چو من درد ہر درد مشقت نیست مشاقی  
 گریزان از زہ ننگست ہر کس از اخلاط من  
 بمن کس را بغیر از عار نبود میل الحاقی  
 عجب ویرانہ قیمت مرا بہر اقامت شد  
 کہ غیر از طاقتم نبود در آں محنت سراطقی  
 عنایت چوں بہایم دیدے آب علف فنی  
 بجوانات آخر آہنشین گشتی یا یلاقی  
 پس در حالت آوارہ گردی در کرناہ وفات نمود و نقش او از انجا آورده در خطرو  
 حضرت سلطان العارفين دفن کردند ع۔

گفتند نجیب علیہ رضوان — تاریخ است

میرزا قلندر — برادر متین است۔ در خوردی با شغال سخنوری  
 رجت داشت و اشعار برجستہ میگفت۔

محمد رضا کے کنوٹ — از شعرائے کشمیر بود۔ ذہن عالی داشت  
 اصلاح شعرانہ ملا ساطع میگرفت۔ در ۱۱۸۷ھ رحلت نمود۔  
 قولہ —

شب کہ دل در یاد آں مصطفیٰ نذر لہ بود تارا شکم در دوا اینہا حسینی می سرود

○  
 ضیاء در فکر معنی پیر گشتہ  
 خواجہ بہاء الدین — دلخواجہ نور اللہ۔ شاعر ناجوے و برجستہ گوے

لہ۔  
 قولہ —

بیاد در لحد خوابیدہ بوم قیامت شد مرا بیدار کردن  
 رحمت اللہ تمکین — از ارباب فصاحت و تمکین بود و اشعار متین بآئین  
 پیشین سنگین و دلنشین می گفت —  
 ملا محمد توفیق — از قبیلہ حجاز و ہاست کہ در جوار مسجد جامع سمت

مغرب سکونت می داشت۔ ادائیں فکر شعر و پیش ملا مطامع درست میکرد بعد از  
 باستعداد خداداد از محمد رضاے مشتاق استفادہ نمود تا کہ ذہن الشعراء وقت شد  
 و بقول ارباب کلام بعد ملاطافہ غنی ہیچ کے مثل او برخواست۔ دیوان اشعارش  
 بمضامین رنگین و سنگین خاطر نشین اصحاب یقین است و غیر از این رسالہائے بسیار  
 مثل رسالہ فیثبی و سراپا و بحر طویل و قصائد و منقبت و غیرہ از تصنیفات  
 او مفرح اہل روزگار و قاریخ کشمیر قریب و دوزہار بیت از عہد یوسف چک تا عہد  
 عالمگیر بطلاقت لسان و فصاحت بیان یادگار و در مجلس سوکھ جیون سرفہستہ  
 شعراء مجلس می بود۔

[نمونہ] از سراپا —

مہی چلہ قنہ دوراں شدنت اے کافر	کہ ترا پستی بانی است چو کا کل بر سر
زلفت امروز در جو بر بمانک شود است	ماہ از روز ازل دشمن آدم بود است
معنی مرغ شب آویز غمی فہمیدم	یا فتم در خم زلفت چو دل خود دیدم
ایں نہ زلف است کہ تاب و شکنش تا بر تاب	نزد بانی پے بالادوستی ناز پاست
بینی و چشم و دوا برے تو اے گل اندام	شاخ بادام و دوا بادام و دوا برگ بادام
سوزم و کاہم و در تاب و تہم چوں خسگر	خاک را می کنم از زندگی خود بر سر
تا بزور آدم اے پارہ آتش در چنگ	میزنم سخت چو چقماق سر خود بر سنگ

از فیثبی —

سال عمرم سچیل آمد و قد شد مایل	چلہ گردید کان اجل و من غافل
را ندہ عالم و سوئے قوی آیم باز	کہ خسر د کاغذ باطل شدہ را کاغذ ساز

از قاسم بیخ —

چو کردند شان عمل موم و شمع	ز باں آتشیں کرد و گفتا بمع
کہ تا دہر یک خانہ روشن کند	دو صد قصر شیریں ہم برزند
جہاں چیت دریائے ژرف و عمیق	علایت چو موج و غلالتی غریق

گر او را کتار سلامت بود لب نان خشک قناعت بود  
از دیوانی —

درد پنجه بخون و حنا را بهانه ساخت انداخت جام و لغزش پا را بهانه خست  
قولم —  
تنت دلم از زمین و جال مات از خدا باشد بحال دیگران مغرور گردیدن خطا باشد

بجای مہتی بر سر کہ از دنیا نظر کردم بسان ہزارندے در نظر کردن گذر کردم  
فرید و قتم و کام زمگ کام شد حال شکر را خاک کردم خاک را دیگر شکر کردم

از جہاں خاک خرابات چو خم خوش کردم خورد آبخا دل ما آب فروکش کردم

دل از کف دادہ ام اما میدانم کرا دادم کسے این نسخہ را از من گرفت و رفت از یادم

بسکہ در بزم طرب دلم پرخونست جامے در نظر مگلگون است

توفیق خط کند بدلم آنچه زلف کرد ظالم مانند رسم بدش یادگار ماند  
تکدار خوف گرنہ مسل زماشند کال نقش فی الحجر بدل آثار ماند

صبح چوں روشن شود خفاش گردد تیورزد زشت اقبال نیکوایاں دلیل شامت است  
تیرہ بنجان از نیکو شہرت نکشود هیچ چوں غلام خواجہ مفلس کہ نامش است

بہار آمد کہ دلنگی ز عالم رخت بر بندد نسیم روح پرورد خاطرے را بچرخ زبندد  
رشد صہبا بر آید ابرو گیتی بشغفہ کلکل بحال تو بہ کاراں آسمان گردید زمین خندد

۱. گہ (نسخہ ۱)

اے تار تار زلف رسایت شکن شکن  
در ہر شکن شکن و چین چین [....] ختن ختن  
توفیق و آہ آہ فغانہائے زار زار  
احمت عیش و رتنہ نانا تنن

نور باغ عارضت بے نور شد از جوش خط  
خود صفا پور رخت ز اور شد از جوش خط  
زال پور زلف را یک تار جمیعت ماند  
ما پنجاہ مون لبت چھو شد از جوش خط

بروز حشر آب چونامہ معلم  
کفن مقابلہ آزا بسر نوشت ازل  
مدعا کہ توفیق بحر عمیق سخوری بود۔ در ۱۱۹۷ھ رحلت نمود۔  
قاسم بیخ۔ آبرو بودہ بہ گلزار سخن

خواجہ عبدالغفور۔۔۔ در باب سخوری مشہور بود و از وطن مالوف  
مفاہت گزیہ مدتی در پیش غازی الدین خان در دہلی بود۔ آخر ہا در لاہور  
آمدہ معین الملک را چند گاہ جی ستودہ۔ پس بوطن آمدہ اوقات در محنت  
و کربت گذرانید و در ۱۱۹۱ھ در ممکن عدم خزیدہ۔  
قولہ۔۔۔

بر تخت تجلی چو شہ حسن بر آید  
ملک دل عالم ہمہ تسخیر نماید  
در دیش و غنی بندہ شوند از دل و جان  
ہر یک سجود از رہ اخلاص بر آید

آشوب دل و بلائے جانے  
کز غمزدہ دل جہاں رہناید  
رویش براہج خود نمائی  
بر تر تر مہ دو ہفتہ آید

۱، سہو کاتب؟ ۲، نزد صفا کدل برب رات چلم ۳، بر کنار مانیل  
۴، در پرگنہ زمینہ گیر متصل سوپور ۵، متصل حابن ۶، نزد قصبہ ماگام  
۷، نزد سندہ دارہ ۸، عروض ناچھا

زود از نظر مگذشت آن یار یاسے نگہم شود پرو بار  
 ملا عطاء اللہ ہما۔۔۔ پسر ملا محمد بلاقی کلو بود و کمالات علمیه از  
 مولانا سعد الدین صادق و شیخ رحمت اللہ فرمود۔ باوجود فضل و کمال شعرو  
 انشاء در فضائل دیگر ہم امتیاز کلی داشت و از اشعار آبدارش قریب یک  
 بیت یادگار است۔ در ۱۱۹۴ھ رحلت نمود۔

تاریخ۔۔۔ برداشت ہما سایہ ز فرق مہ عالم  
 قولہ۔۔۔

دریں گلشن پیر از برگ سایہ یکدم دارم  
 ز تخم گل ہیں چاک گریبانست در بام  
 بول از دم شد منتائے دنیا  
 بر آمد مرا بعد عمر این تمنا

چوں حجاب بادہ بر یکدم امید عشرتے  
 ماز بیرون و درون کردیم رنگین خانہ را  
 تا بر قیاس آشنا آن شوخ بازیں پوش شد  
 تافتہ چوں مہر و شطرنج چندین خانہ را

موجود یکے داں و بیک کن اقرار  
 ہر چیز کہ غیہ ادست معدوم شمار  
 ہر روز بنفی ماسوئے کن اثبات  
 ایں لولوی لالا ملہ از کف زہار

بعد از عمرے ز خاطر غم بردند  
 چوں مرد مک دیدہ عزیز اند و عزیز  
 در دامن من نقد طرب بشمروند  
 تا مردم خانہ نور چشم آور دند

در مرتبہ علی ز چونت و نہ چند  
 سر لاد لے کہ خانہ زائے دارد  
 در خانہ حق زاد باقبال بلند  
 شک نیست کہ باشدش بجائے فرزند  
 ملا عبد العنی۔۔۔ فرزند ملا مقیم ناتھ۔ در علوم غریبہ نامی بود و در فنون  
 سخنوری گرامی در ۱۱۹۴ھ رحلت نمود۔

عبدالوہاب ہمت — صاحب ذہن عالی در شعر و سخن عالی بود۔

قولہ

لطف کن لطف کہ از عین خطا آمدہ ام نافہ نامہ سیام ز خطا آمدہ ام  
محتشم خان قدا — خلف متانت خان بن عبد اللطیف بن خواجہ حمید دہلوی  
زادہ عالی مقدار بود و میرزا محتشم تاجیخ ولادت اوست۔ بعد تحصیل کمالات  
علی در عنفوان جوانی باوجود معیشت و کامرانی در بند رفت و بامعین الملک  
صوبدار لاہور باریاب صحبت گشتہ مدتہ در انجا بجااست و مناومت او  
بعیش و شادمانی بسر بردہ۔ بعد وفات او وطن آمدہ۔ در پیش کریم دادخان  
حاکم کشمیر اقتدار و اعتبار کلی یافت و عمر خود در نیکنامی و ستودہ  
فرجامی بسر برد۔ طبعی موزوں داشت۔ اشعار آبدار می گفت و در ہائے  
تائیدار می سفت۔

قولہ

ساغر بدست سرخوش از نالہ صیوحی  
ایں ابرو موسم گل ایں صبح و شور بلبل  
صفا براہ مسجد مگذر پچہ تماشا  
چہ بود ز بام دولت اگرش چومہ بر آئی  
پیر پیر چہ خوش رسیدی ساقی مذاک دمی  
یکشا سرخسمل گر طالب فتوحی  
شکستہ شیخ صوفی ہمہ توبہ نصوحی  
بدرت نشتر باشم مر شام یا صیوحی

خوش آمدنی کردی لے باز سحر گاہی  
چوں حلقہ در دولت شاید تو بکشاید  
آزاد کہ دل و جانش یا پچہ توئی باشد  
من رو سیاہ عالم پیش کہ روم نالم  
بر چہ چنگ ہ گارم چشم از کرمت دارم  
بر تار نفس در دل سر رشته آگاہی  
ادخیش تہی منیش لے بندہ در گاہی  
در خانہ توئی ہدم در راہ تو ہمرای  
روشن تو احوال من چوں و تو ماہی  
گر جرم کنم شاید در رجم کنی شاہی  
دامان تو نگذارم یک بخشش ناگاہی

۱۰۷۶ء [من رو سیاہ عالم پیش کہ روم نالم]

۱۰۷۶ء مطابق

ہنگام سحر رفتم در کوسے مخان گفتند  
ای محتشم مسکین بر خیز گدائے کُن  
باز است در رحمت دلش چو میخوای  
آنجاکہ گدایا زرا بخشد شہنشاہی

از بزم حیات یاد شاہاں رفتند  
ز کس شہماں و خوش نگاہاں رفتند  
بد مہرچا و سرہیں کہ بایں زور زور  
زریں کمران و بچکلاہاں رفتند  
و چشم زدون  
چوں گل ز چمن  
لے لے وائے  
پوشیدہ کفن

و در منقبت حضرت محبوب سبحانی گفتہ است -

غم زد دل سرزدہ سر حلقہ پیراں مدد  
دیں و دنیا بگدایان درت می بخشند  
خلعت فقر و غنا سر دو ترا می زید  
من بکس طہنت و دنیا عمل و ضعف قوی  
محتشم را تو شناسی کہ گدائے درت  
دستگیر دو جہاں حضرت میراں مدد  
ماگدایان تو بر حال گدایاں مدد  
شاہ شاہاں مددے پیر فقیراں مددے  
پائے دل ماندہ بہ گل مہت پیراں مددے  
شاہ جیلاں مددے پیر امیراں مددے

از کجا چشمیکہ بیند سوے تو  
ایں کہ باد می کند از سرکشی  
چشم بد دور از جہاں روئے تو  
خط مشکیں می دود بر روئے تو

۲۱ رام شوال ۱۱۹۸ھ رحلت نمود و درون قلعه آسود -

بابا کریم اللہ - پسر ملا محمد صادق - در فنون شعر و سخن فانی  
بود - در ۱۱۹۸ھ با سابقین لاحق شد -

قولہ -

سودہ ام کف بخش غیر گماں بد برد  
حلیب اللہ دلو - بمیر خواجہ نور اللہ صاحب ذہن رسا و در  
حسن خط و شعر و انشا بے ہمتا بود - در واقعہ و ہائے ۱۱۹۸ھ رحلت نمود -

قولہ -

در خلوتش اگر بفسوں جا کند کے  
کو جو ایشکہ بند قبا و اکند کے



پادشاہ زکرم چشم نگاہے دارم      از عدد پاک ندارم چو تو شاہے دارم  
بگذر از کین من اے چرخ کہ افتادہ نیم      چوں رسول عربی پشت پناہے دارم

شب کہ بر رخ آن پری از زلف ام انداز بود      دل ایس عشق بود و جال نثار ناز بود  
در نظر بود آنچہ دل میخواست نہ با نثار      مطرب و بود و دیگر بزم چنگ ساز بود  
محمد رضا — فرزند قاضی ابوالوفاء صاحب ذہن و ذکا در فن شعر و سخن و  
انشا مثل یکتا دانا۔

عصام الدین — فرزند میرزا حامد الدین منخلص بہ بندہ۔ شاعر  
پر گوئے و مضمون جوئے بود۔ حالات از ادراخات نظم کردہ است۔  
قولہ۔

شب عجائب صحبتے باں شکر داشتہ      دست او بر دست زریا او سر داشتہ  
از طہیدن قبل شاہی زد و دم در ملک عشق      طالع جمشید و اقبال سکندر داشتہ

خشک شد خون دل من گریہ سیلاب سنوز      شد ہی قالب جام نبض بیتا بم سنوز

شد قدما خم زہر ماس و دیاں چوں ہلال      راست گر فہمی اسیر کجکلا ہانیم ما  
بندہ حرف کرم منظر آتشے در دل فگند      دندہ تا سیم پنچوں شمع گریا نیم ما  
اے قلندر گوشہ گیراں بار دنیا کے بند      چوں کماں باد صفیری خانہ بردیم ما  
محمد اکبر رفیق — تلیذ محمد اشرف یکتا۔ باشعار بے بہا گویا و معیشت  
را ہمیشہ جو یا بود و در پنجاب رحلت نمود۔

محمد فاروق — طالب علم و شاعر فاخر در فن انشاء ماسر بود و در  
۱۲۰۵ھ رحلت نمود۔

۱۱۔ شد (نسخہ ی) سہوا؟

فاخر — شاگرد ملا عطاء اللہ ہما بود۔ اشعار فارسی و کشمیری  
 برجستہ می گفت۔ لغوت سزور انبیاء و مناقب اولیاء و قصائد و  
 اشعار و غزلیات از تصانیف او بسیار مسطور است و این مخمس  
 در متقبت حضرت امیر کبیر قدس سرہ مشہور و مطلعش مذکور —  
 اللہ الحمد گز جناب امیر نہ روم بر در امیر و وزیر  
 سوئے خست لمان روم من از کشمیر گویم از سوز دل سجدت پیر  
 یا امیر کبیر دستم گیر

ملا محمود — متخلص بہ والا۔ شاگرد ملا محمد اکبر رفیق بود و در خانہ  
 متیمان شیخہ محمد مدت العمر درس می گفت۔ طبع عالی داشت و از علم باطنی ہنہالی  
 نبود۔ عمر خود در تجرید گذرانید۔  
 قولہ —

بعینہ چون جہانے چشم داکن عین دیدا شو ز خود بیگانہ گرد و آشنائے مشرب ماشو  
 محوی — از تلامیذ ملا اکبر رفیق بود۔ اشعار سادہ می گفت و با طالعید اللہ  
 معارضہ داشت کہ ہمیشہ با ہم دیگر ہجویات و ہزلیات می گفتند۔ این ابیات در مدح  
 جائے گفته است —

یاد ماغ آشفنگا ز افرت دلہاست این	جائے یا اکسیر تن یار و روح راج ماست این
یار حق سلیب جنت الماوی است این	چاگو غیرت فزائے بادہ خلدش بگو
یا مگر سہ ماہیہ بیدارئی شبہا است این	جائے یا آب حیات مردگان خواہاست
یا طباشیری برائے سوزش دلہاست این	یارب این فولیت یا کافور پر نور بہشت
طرفہ تریشے کہ ہم آغوش خون ماست این	شیر او بہتر ز شیر مادر گیتی بود
بلکہ از کاؤ فلک ہم برتر و والاست این	مسک اش بر دهن گاد زیں چر بیدہ است
جلے دارد گر بگویم بید النہات این	در نمک یک پردہ افز و نلت از ہر نعمت

۱۰ متصل ہمارا جہنم

تپکہ چالیت این با غیرت طاس قمر  
در میان جام چینی حبس لوه دیگر دبد  
سخت دل خود قمار سی راز رشک میز مش  
چچہ اور رشک جام دستہ دارہ جم بود  
خیز لے باد صبا گو مر جابر چاکش  
بہر انبان شکم پر کردنش مقصود نیست  
جلدہ گردش چوں باغ با چینی بر بباط  
ذوق ذائق را فرزند کام زالدت دبد  
دم زدن از حد چا خطا خطا است  
ملا علیہ السلام دارہ — صاحب ذہن و ذکا در فہم و فطرت بے ہمتا  
بود۔ عمر خود در تدریس و تجرید گذرانید۔ اشعار خوب می گفت۔  
قولہ —

دادم زلف را بر قفل من گرد کمر پیچی  
چرا لے شوخ بے انصاف بر پیچ این قد پیچی  
ملا علیہ السلام — خواہر زادہ و شاگرد ملا ابوالخیر بود۔ طبع علما داشت  
و از اشغال باطنی ہم فایز بود۔ عمر خود در تفرید و تجرید بشغل تدریس گذرانید۔  
آخر عمر ترک تدریس در خانہ شاہ منور حقانی زپرستانی زندگانی بسر نمود۔ لغوت  
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و ہنابق حضرات اولیاء و اشعار و قصاید و  
غزلیات بسیار گفتہ است و شمائی نبوی منظوم کردہ است و با شاگرد  
خود میرزا حجام معارضہ داشت۔ چنانچہ در ہجو او قصیدہ با الفاظ سنگین و  
زنگین گفتہ است کہ مطلقش این است —

اے خوں یوک طینت دے مجرم دیوس  
بوالقہ در غرا چہ دگر دنگ قرطوس  
اے جامغول مرد کدوے دامغول کرد  
داغول سہد و کابل و نا قول ندر و  
و این غزل ہم طبع زادہ اوست —

سر اگر مسرت شد بر زینش سزاست  
لاف رقارت تذوار دادش منش سزاست  
چہرہ شد دریا مگر با اشک چشم عاشقان  
کز شکنج موج دایم بر جبین چش سزاست

بر بابا و سر آں شبای که با احسانت  
چون شش طریح مات از گشت فرزندش سزاست  
کو کهن که عشق بازی ساختی با خاد و سنگ  
جان به تلخی دادن اندر بحر شیرینش سزاست  
خانه چشم حید از اشکباری شد تباه  
آکے آنکو خانه بردیا کند ایش سزاست

○

بے چشم و چراغ دل از باب نظراره  
جلانے تو دیک دیدن تو عمر دوباره  
تشبیه دور رخسار تو و بینی سیمین  
بایست است بانگشت بنی گشت دوباره  
بیچاره عید از چپ بے زیرک و اناست  
لاچار بدام تو در افتاد چه چاره  
و در ۱۲۶۸ هجری بمهر شهادت سالگی رحلت نمود و در مقبره شاه قاسم حقانی آسود  
و در وقت انتقال این فقره خود بیان فرمود — عطر الله مضجعی  
مرصطفی الخان — از احفاد قاضی حیدرخان شاگرد ملا عبید الله  
صاحب نطق و بیان بود — طبعی موزون داشت — بختویس تنخلص میکرد — بختویس  
تاریخ تولد اوست — اشعار برجسته می گفت — چنانچه کافیه بنحو بزبان عربی منظم  
کرده است — عمر خود در افاده تدریس بسر نمود و در ۱۲۸۰ هجری رحلت فرمود و  
در محله قلاشپوره در ضمن زیارت مومنی مبارک نبوی آسود —

ع — ملائے زبردست شده زیر عالم — تاریخ است و در هفتبت حضرت  
محبوب بجانی به تتبع ابوالمعالی این غزل گفته است —

آن سرو عجم حلوه چو در باغ طرب کرد  
چون ابر کرم خواش گلگشت عرب کرد  
این سرو چهره ولایت که از میوه رحمت  
جان بخشی بغداد و عراقین حلب کرد  
گفتا قدمی هذا از گردن خوبان  
تحت عظمت تافک افراخت عجب کرد  
دریائے فیض قدم خورد بیک دست  
صد کشتی از آن قف لب جو عطف کرد  
بر بختویس ای غوث بین کو چو معلی  
بر یاد تو القادر و قادر همه شب کرد

بابا محمد کاظم — شاگرد ملا عبید الله بود — اشعار فارسی و کشمیری  
می گفت — بسیار اهازل بود — هیچ سخن غیر نازل و تسخر نمی کرد و بامیرزا قجیم

معارضہ داشت و بنام او سہیلیات بسیار گفته است - مدۃ العمر در مسجد  
صفا پور امامت می کرد - در ۱۲۸۶ھ رحلت نمود و در آنجا آسود -

**میرزا امجدی** — متخلص بہ مجرم - پدرش بھذہب شیعہ بود - و  
در خورد سالگی تائب شدہ - اعتقاد حضرات اولیاء اللہ بہم رسانید و بر توفیق  
ازلی ہمیشہ زیارت حضرت سلطان العارفين قدس سرہ بحسن اعتقاد میرفت  
و دختران خود بتکاح اہل سنت منعقد ساخت و بنام اکابران شہر شہر آشوب  
موزون و مشہور کردہ بود - موجب آن ملا علیہ اللہ کہ اوستاد او بود با او  
مناظر کردہ لبنان لسان خاطرش مجروح ساخت - این ابیات از طبع اوست —  
دبای —

فدا سازم دل جان آں جفا ساز تگر را      ادا ناز چشم نیم باز غمزہ پرور را  
بگلشن چون روم در خاطر مآید بر پایش      نمی بینم گل و سیرین و شمشاد و صنوبر را

ولہ —

زہرہ طشت آورده از مہ آفتابہ ز آفتاب      چون کینہ ازل کردہ خم سرانہ پایش تو  
فصل حق شافیت در دہ طیبیانی سحریت      سر ز تائید ازل کانیست بر بازو تو

غزل —

بیل از فرقت گل غفل صد رنگ تو گو      بحر تو زاری تو شور تو آہنگ تو گو  
پیش آں چشم فوناز نہ چہ لافی ز گس      ناز تو طرز تو انداز تو نیرنگ تو گو  
نزد لعلش چہ زنی دم ز نجابت گو سر      قدر تو قیمت تو رونق تو رنگ تو گو  
در عطا طرف چمن تو بہ زہرے می فرمے      عقل تو فہم تو ادراک تو فرہنگ تو گو  
محتسب عاقبت از بادہ زیبا افتادی      رسم تو اسم تو ناموس تو دنگ تو گو  
مطر با بزم طرب مرده شد آخر تو بگو      ساز تو طوطک تو طنبک تو جگ تو گو  
جامہ درخوں چہ کشتی لالہ ہمدمی من      سوز تو دلخ تو درد تو دلتنگ تو گو

جلی شیخ مقیم او را یک گزرتہ وار چھینٹ بخشید - مجرم بسبب نالائقی واپس داد  
و این ابیات فرستاد —

صاحب صدر از رخسے بند گلاب در گہت      شکوہ کردن زہرہ این بندہ در گاہ نیست

نه گره بر پنج شش گز چھٹ لیدہ نیست  
 خلع فرمودند این شش پنج بے اکراه نیست  
 نے ہمہ پوش چو پود تار عاشق بودہ است  
 تا ز تارش در تن کمر تار آہ نیست  
 بر پنج عنکبوتی نقطہ افشا ندہ مگس  
 ورنہ این صنعت طرازی قوت جولہ نیست  
 پیر من گر سازش از سر عورت کوتاہ است  
 عجب دیگر اینکه عیب دیگر کم کوتاہ نیست  
 سرچہ بہت از قامت ساز بے اندام است  
 ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست  
 ملاحمید اللہ — در برگزہ بزرگ می بود۔ آخر عمر در اسلام آباد رسید۔

عمر عزیز خود ہمیشہ در تدریس گذرانید۔ طبع عالی داشت۔ اشعار آیدار می گفت  
 کتاب اکبرنامہ و نسخہ مشکماستان و چائے نامہ و مرد شیعہ کمال  
 فصاحت و چاشنی منظوم کردہ است و رسالہ دستور العمل و فایزہ نامہ  
 نشر گفتمہ است۔ [نمونہ]

از اکبرنامہ —

خوش دل کشا روزگار شباب  
 کہ وقتے منش دیدہ بودم بخواب  
 چہ مقبل کسے کو بود در کنار  
 بت نازنین لعلت گلزار  
 دے چلے شیریں بود نوش او  
 گہے یار گلرخ در آغوش او  
 نہد جملہ اسباب شاہی بہ پیش  
 بروز جوانی دہداد عیش  
 تایخ و فات خود گفتمہ است —

عزیز از من گر کہے پرصداست  
 بگوئیش بہ خلد بریں شد حمید  
 بکیری — دہ باشے بود اما اشعار خوب می گفت۔

قولہ —

نافرمان گفت با خطائے ایمان نہ خدا بود عطاے

یاسین خان — در حدود برگزہ بیروہ اوقات خود تدریس بر  
 می برد۔ گاہ گاہ بشہر می آمد و اہل ثروت او را قدر دانی می کردند۔  
 خواجہ حسن زہدگیر — صاحب طبع رسا و مشعل زکا بود۔ اشعار آیدار می  
 گفت و از اشغال باطنی ہم خالی نبود۔  
 خواجہ حسن کول — از شریف زادہ ہائے کشمیر است مدۃ العمر

در اتر گزرائید۔ طبع موزون داشت۔ اشعار خوب می گفت۔ شعری  
متخلص میکرد۔ کتاب نمادۃ الاخبار از تصنیفات اوست و چاردرولی  
منظوم کرده است۔ قصاید و غزلیات بسیار گفته است۔ این غزل نموده  
طبع اوست —

سر که دل دارد دریافت غار ویش سزا  
گر نازت را که خواهد فشردن در خیال  
بر لباط حرات پابوس خوم قائم است  
داشت بیکان دریلغ آبی ز جان زخم  
زال و بان تنگ دارد سر که میل پوشه  
بسفر نوزده پیش خطش لے باغبان  
معنی رنگین شعری را تمنا سر که کرد  
در سال ۱۲۹۸ ھ رحلت نمود۔

تاریخ —

سال تاریخ فوت خود شعری  
محمد شاه فصیح — شاگرد ملا محمود والا بود۔ اشعار سنجیده می گفت۔  
در محله سورہ امامت می کرد۔ من اشعاره —

اے سرو بندہ قد بالائے کیستی  
نرگس بگو نزاری وزارت را سب  
خواہم نمی برد ز فغان تو اے فصیح  
اسد احمد راجہ — متخلص بہ نحوی۔ مدۃ العمر درس می گفت۔ طبع موزون  
داشت۔ نمونہ اش اینست —

تا جامہ عید من جامہ بدن دان گرفت  
خون جبال و ندرت خون خروس و مردست  
ویدہ ز جامہ دان غم جامہ ز قضا گرفت  
خونی و خون دل بد شکر زین آن گرفت

را، شد (نسخہ می)

خواجہ محمد شاہ — زوری متخلص بہ وفا — از شریف زادہ ہائے شہر  
 بود۔ مدۃ العمر درس می گفت۔ طبع موزوں داشت۔ من اشعار —  
 چو جاب شیم واکن تو بیں ز نقش بر آب  
 کہ حباب عین آبی بدر آ ز خویش درباب

مشوی — آں رنگ پران بہر و گل آتش زن دو دمان بلب  
 از خانہ دے کہ میخامید و ز ناز لبے سر کہ میدید  
 کارش بہ نگہ تمام می کرد القصہ کہ قتل عام می کرد  
 خواجہ سعد الدین — فرزند خواجہ محمد سخی درالو از بجائے شہر و ضعائے عصر  
 در حسن تحریر و حسن تقریر فرد بے نظیر بود و در سخندانی و درک معانی دلپذیر  
 صاحب طبع رسا و معدن ذہن و زکا و مخزن فطرت و دہا بود۔ سائل تخلص می  
 داشت۔ در لغت و منقبت اشعار نیکو بسیار گفته است۔ انداں جملہ این  
 مخمس دارد —

کیست دانی بجاں نایب حق بے شک و شین  
 خاندان نبوی را کہ بود زینت و زین  
 بہ تقا و ارث شیخین بجا ذوالنورین  
 قرۃ العین علیٰ سبط حسن آل حسین

دستگیر دو جہاں حضرت غوث الثقلین  
 حاجی مختار شاہ اشانی — سوداگر زادہ عالی مقدار و رئیس نامدار  
 و مشہور بلاد اعمار۔ مرید شیخ طیب رفیق بود و از شیخ احمد تارہ بلی و  
 امام علی شاہ لتو جہتری نظرے داشت۔ در ۱۲۸۶ھ بزیارت حرمین الشریفین  
 مشرف شد۔ در بذل و عطا و جود و سخا فرد یکتا بود۔ خدمت فقرا بسیار  
 می کرد و فراموش خانہ آنگریزی دیدہ بود۔ طبع موزوں داشت۔ اما فن

را بنیال... غوث الثقلین [این عبارت در نسخہ می موجود نیست] و فی الاصل بخط دیگر مرقت۔



شاعری میعوب می دانت رونے در تعریف دل این ریاضی موزون ساخت  
فقر تحریر نمود —

رباعی —  
دل را که صفائے آب کوثر دادند      از موج نیش آب دیگر دادند  
جو سر رود اند آئینہ چوں مناشود      این آئینہ را صفاز جو سر دادند  
ولہ —

سرزد از بالا سرے ہر تقدیر سر دباغ      تحت لختش سچو مشغل سو ختم سرتاپا  
شب چو جمع از سوزن ہجر آن بیت آتشیاس      دودمان جان خود او ختم سرتاپا  
گشت از سوبان دوری ہمچو سوزن قاتم      جامہ عزایاتی خود دو ختم سرتاپا  
حجبی از سودائے زلفش شد پیشاں ہوشی      درس و تعلیم جزو آمو ختم سرتاپا

ہفتم ماہ جمید الثانی ۱۳۰۹ھ وینا را پدرود نمود۔ متصل مقبرہ میاں  
محمد امین دار آسود۔  
تاریخ —

حاجی مختار چوں احرام تسلیم وجود  
بیت بجان و قربان جنت المادی نمود  
پہر سال و ماہ و روز نقل ادگنا خود  
ہفتم ماہ جمید الثانی و آدینہ بود

ایضاً —  
بیاب سر قبر مختار شاہ      کہ ہم پاکدل بود ہم پاک زاد  
تایخ سال از خدا کن سوال      کہ رحمت بریں مرقد پاک زاد

را در نسخہ ی این اشعار موجود نیست۔

## خاتمه

بحمد اللہ از فضل آموزگار  
 سخنهای سجده و لغز نام  
 بتصدیق و تحقیق بے حد بکام  
 بپے سال آماشش اندر نہفت  
 پے نہبت خاطر دوستاں  
 لواؤ آئین نوین من  
 سخور سخن را چو افشا کند  
 منم فارغ از تنع علم کلام  
 سخاوند عروض و قوافی بکور  
 بطبع طلاق جبارت نبود  
 فساد خیال عفاں در ربود  
 نماند اگر عقل در روزگار  
 برقرار خواباں زند بکلاف  
 بگزار با نفس بلبل کند  
 مگر از تتبع فوائد بے  
 در اتباع اصحاب ہمت بکام  
 باتباع آں ساقیان سلف  
 اگر چہ بینا مئے خوشگوار  
 چو یغان کشیدند بادہ بکام  
 اثر مئے آں مئے بجم باقی است  
 چو فعل بشر غیر تقدیر نیست  
 منم نے مگر دیگر نے نواز  
 بحکم ازل ہر کسے سہنہاد

نگارش گرفت این نگارین نگار  
 بہ مسلک عبارت شدہ ارتسام  
 بفضل حق این نامہ شد اختتام  
 خرد صورت حال کشمیر گفت  
 نہاد من این سخن را در جہاں  
 بہ بین و نوشتہ نوشین من  
 بصنعت محلی محلی کند  
 فصاحت بلاغت ندانم بنام  
 ندیدم نہ ترصیع و تلمیح نور  
 بسط عبارت جہارت نبود  
 کہ را ہم بدیوان شغف نمود  
 نداند کسے خوشن سہزہ کار  
 بقدر صورت بنادہ خلاف  
 بکار ہا زارغ غفل کند  
 عواید زواید کند ہر کسے  
 شدہ کلب در کف شتم امام  
 دریں بزم جامے گرفتیم کلف  
 نباشد مگر درد دارد محار  
 تہی گشت مخمانہ ہائے مدام  
 ازاں تا ابد ہر کسے ساقی است  
 بفعل من اے خواجہ تعبیر نیست  
 منم فی مگر دیگرے سہ فراز  
 ازل را نظر بردم اوفتاد

۱۳۰۵ھ

بترتیب این نامہ میر کا ختم  
 ز نوع بشر بر نفس است در  
 جو در ہائے عجب و شایگان  
 زیاد خداوند غافل شدم  
 ندانم در آخر چہ باشد مرا  
 نہ اقران خود شدم و اہم ہوں  
 نہ از دہ کسے و قریب ترین من  
 یکے بہر افراط تہمت کنند  
 اگر عاقلان عیب پوشی کنند  
 سخن فی المثل در بود در خذف  
 بسے رنج بروم دریں پنج عام  
 نفسہائے بید و عدو سو ختم  
 چو غنچہ دریں فکر خون شد جگر  
 پریشانی دہر جانگاہ بود  
 بعد تفرقہ در وبال و نکال  
 امیدم چنان است از بخر داں  
 بکارم نگہ اند تا مل کنند  
 چو انساناں ز انساناں مشفق شود  
 ز فرط عنایت براہ سدا  
 مگر وقتے از بزم گاہ کفایت  
 بود کہ عطا این ضعیف العباد  
 برائے خدا اگر عطائے کنند  
 و گر نہ مرا لطف او درد و گون  
 خدا یادالم از غم عشق سوز  
 بخود باقی از خود فدا کن مرا  
 گرامی گہرا تہمت است و ختم  
 لفظت اگر دلف بکشت در  
 بدین اشعلی و در با ختم را بیگان  
 باشغال بے مودہ نالین شدم  
 شش او جو اہم ہوں در این ماجرا  
 کہ مہ طعون سازد مرا ہر کسے  
 کہ تہمت لب ہا بہ نفوس من  
 و گر بہر افراط تہمت کنند  
 مگر جانان کسے جو شعی کنند  
 سخنور ہر گونہ گردد ہدف  
 کہ پروردگار این گنجنامہ بکام  
 چنیں شمع در جمع افسر و ختم  
 چو اخگر ازین شعلہ آتش بر  
 نواہب مصائب سدا رہ بود  
 شدم خامہ فرسا بہ لوح خیال  
 کہ نازند ز عے بہ فعل بدیاں  
 ز عیب و لغت تغافل کنند  
 بانساں خطا زود ملحق شود  
 با صلاح کوشند و فاق مراد  
 کسے را بکار آید این ترہات  
 ز غفراں و آمرزش آزند یاد  
 مرا از تلافی دعائے کنند  
 مددگار و یار است از فضل عون  
 چو مشعل ز نور ہدای بر فروز  
 بذات بقا التقا کن مرا

گنگار و بدکد و خیر سرم	فرو مانده مشرمنده و ابرتم
ز نخلت گونارم افتاده ام	سیرتے در کوئے استاده ام
چو بگ عقیق می کنم با نیاز	تو یا عفو از عفو کن سر فراز
بیامرز از عفو آتام من	که محمود گردد سر انجام من
توئی خالق و رازق و ذو المنن	ز اعمال احسن حسن کن حسن
ز مصمم غفران غلش برین	به نیکاں بر انگیزد رستخیز
بفضل خود این نامه فرخنده دار	بدوران خورشید تابنده دار
نگهدار از دیدن آن نقول	که بے قدر باشد نکل و جہول
خدا یا ز رحمت مگرداں ملل	بخت همه اہل بیت رسول

تمت بالخیر

شاہ عالم بہادر - ۳۴  
 شاہ نامہ شاہانِ چغتائیہ - ۱۴  
 شجاع، میرزا - ۲۳  
 شرف الدین خان فرحت - ۳۶  
 شمس، خواجہ حسن کول - ۵۷  
 شکرستان (نظم) - ۵۶  
 شگوت، اسد اللہ - ۴۳  
 شمائل بنوئی (نظم) - ۵۳  
 شہر آشوب (نظم) - ۳۸، ۵۵  
 شہید، علامہ - ۳۹  
 شہید، لالہ ملک - ۲۴، ۳۴  
 شیبے (رسالہ) - ۲۵  
 شیخ محمد - ۵۲  
 شیراز - ۱۷، ۱۸  
 شیر جنگ خان بہادر - ۳۶  
 شیرین قلم، ملا محسن - ۱۹  
 ص  
 صادق، مولانا سعد الدین - ۴۸  
 صادق، ملا محمد - ۵۰  
 صائب، میرزا - ۲۶، ۳۰  
 صفا پور - ۷۷، ۵۵  
 صفدر جنگ - ۳۷  
 صوفی، ملا - ۸  
 صہبا، لطف اللہ بیگ - ۳۶

ساحی، محمد، ملا - ۲۶، ۲۷  
 ساحی، محمد جان بیگ - ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳  
 سائیل، خواجہ سعد الدین درالو - ۵۸  
 سخی، خواجہ محمد، درالو - ۵۸  
 سد قاضی زادہ - ۱۳  
 سراپا (رسالہ) - ۴۵  
 سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ - ۵۳  
 سعد الدین، خواجہ، درالو، سائیل - ۵۸  
 سعد الدین صادق - ۴۸  
 سعدی - ۴۱  
 سعید بیگ - ۴۱  
 سعید محمد اشرف - ۲۶، ۳۰، ۳۷  
 سلطان العارفين، حضرت - ۴۰، ۴۱، ۵۵  
 سلیم، محمد قلی - ۱۳، ۱۵  
 سنگین دروازہ (مجلہ) - ۴۱  
 سورہ (مجلہ) - ۵۷  
 سوکھ جیون راجہ - ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۵  
 سیف خان، ناظم صوبہ - ۲۷  
 ش  
 شارق، میر نور الدین - ۳۰  
 شالوت، عبد الوہاب - ۴۰  
 شاہ جہاں - ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹  
 ۲۳، ۲۴  
 شاہ جہان آباد - ۳۵، ۳۸  
 شاہ رضا چشم - ۳۶

ض

ضیاء الدین، خواجہ دیوانی - ۲۸

ط

طالبائے میرزا، کلیم - ۲۷، ۲۸

طالب، بابا، اصفہانی - ۲۷

طاہر، محمد، غنی - ۱۵، ۱۹، ۲۶، ۲۵

طغرائے مشہدی - ۱۲

طیب، شیخ، رفیقی - ۵۸

ظ

ظفر خان، احسن - ۱۵، ۲۲

ظفر نامہ شاہ جہانی - ۱۰

ع

عارف، قاضی محمد - ۲۲

عاقل، محمد، - ۳۷

عالمگیر - ۳۳، ۳۵، ۳۵

عبد الحکیم ساطع - ۳۷، ۳۵، ۳۶

عبد الرسول استغنا - ۲۳

عباس، شاہ صفوی - ۳۲

عبد الرشید بنیوا - ۴۱

عبد الغفور، خواجہ - ۴۷

عبد الغفور، ملا، فاضل - ۳۶

عبد الغنی - ۴۱

عبد الغنی بیگ، میرزا، قبول - ۳۵، ۳۴، ۳۹

عبد الکرم، قاضی، حداد - ۳۷

عبد اللطیف - ۴۹

عبدالوہاب شایق - ۴۰

عبدالوہاب ہمت - ۴۹

عبد اللہ خان فیروز جنگ - ۱۰

عبید اللہ، ملا - ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵

عسائی، ملا - ۶

عشقی - ۴۲

عصام الدین خان - ۳۹، ۵۱

عصائے موسیٰ - ۳۲

عطا اللہ، ملا، ہما - ۴۸، ۵۲

علی اکبر، خواجہ - ۳۲

علی خان، میرزا - ۵

علی رضا، ملا، قجلی - ۲۶

علی شاہ امام - ۵۸

علی شاہ چک - ۴

علی مرتضیٰ، حضرت - ۴، ۲۷، ۴۸، ۵۸

علی، ملا، شیرازی - ۲

علی، میر (خطا ط) - ۷

عمر رضی اللہ عنہ، حضرت - ۹

عنایت اللہ، حکیم - ۴۳

عنایت اللہ، خواجہ، جن - ۲۷

عنایت اللہ، میر، کنٹ - ۴۳، ۴۴

عنایت اللہ خان آشنہا - ۲۲

غ

غازی الدین خان - ۴۷

غالب، ملا - ۲۷

غنی، ملا محمد طاهر - ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۵  
غوث الثقلین، حضرت - ۵۸، ۱۲۲

## ف

فاخر - ۵۲

فاروق محمد - ۵۱، ۳۸

فاصل خان - ۳۱

فانی، ملا حسن - ۲۱، ۲۶، ۲۸

فانی، ملا میرک - ۳۶

فایز، ملا - ۲۹

فدا، مختشم خان - ۴۹

فراحت، اشرف الدین خان - ۳۶

فرخ سیر - ۳۰، ۳۷، ۳۵

فروغی - ۱۹

فضاحت خان، میر احسن اللہ راضی - ۳۷

فصیح، محمد شاه - ۵۷

فصیحی، ملا - ۲

فصیحی، ملا، ثانی - ۱۷، ۱۸

فطرت، مرزا - ۱۸

فطرتی، - ۱۸

فغفور - ۱۷

فہمی، ملا - ۱۷، ۱۸

فل جنگ شاہزادہ (نظم) - ۲۸

فل جنگ شاہ جہانی (نظم) - ۱۷

## ق

قاسم خان - ۳۹

قاسم، شاہ احتقانی - ۵۷

قبول، میرزا عبد الغنی بیگ - ۲۵، ۴۷، ۴۹

قدسی، محمد جان بیگ - ۱۱، ۱۲، ۱۵

قرۃ العین - ۵۸

قضا و قدر - (شعری) - ۱۷

قلاش پورہ - (محلہ) - ۵۷

قلندر بیگ - ۳۰

قلندر، میرزا - ۴۷

قنبر غلام - ۲۷

قوام الدین خان - ۳۷

قیصر - ۱۷

## ک

کاظم، بابا محمد - ۵۷

کاظم، حکیم محمد - ۴۳

کاظم، ملا، جلالی - ۳۶

کافیہ نحو (نظم) - ۵۷

کامراں بیگ گویا - ۲۷

کبیری - ۵۶

کرم اللہ، بابا - ۵۰

کرتاؤ (علاقہ) - ۴۷

کرم داد خان - ۴۹

کشمیر (ملک) - ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳

۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳

۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳

۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱

کشمیر شہر - ۲۱

کلو، ملا محمد بلاق - ۴۸

کلیم، طالب - ۱۵، ۱۶، ۲۹

کمال الدین، میر - ۳۱

کوہپامہ (پرگنہ) - ۴۰  
گ

گرامی، میرزا - ۳۵

گلشنی - ۱۸

گنج بخش، شیخ بہاؤ الدین (مولد) - ۱۶، ۳۶، ۴۰

گویا، کامران بیگ - ۲۷

ل

لالہ ملک شہید - ۲۷، ۳۲

لاہور - ۴۷، ۴۹

لطف اللہ بیگ صہبا -

م

ماثر عالمگیری - ۲۸

مانچہا مول (پرگنہ) - ۳۷

ماہر، شاہ - ۱۹

مناٹ خان - ۴۹

مہین، محمد علی خان - ۳۹، ۴۰، ۴۲

مثنوی بے نظیر در تعریف سہدوان کشمیر - ۱۷

مثنوی در تعریف کشمیر - ۱۲، ۱۷

مثنوی شہر آشوب - ۳۸

مثنوی قضا و قدر - ۱۷

میشوری معنوی - ۳۲

مجرم بیگ تاشلیقی - ۵

مجرم، مرزا احمدی - ۵۳، ۵۴، ۵۵

مچپور (مقام) - ۲۷

محبوب جانی، حضرت میراں شاہ جیلان - ۲۷، ۵۴، ۵۵

محتشم خان فدا - ۴۹، ۵۰

محتشم کاشی - ۶

محتوی خان - ۳۸

محسن، ملا، شیرین قلم - ۱۹

محسن، ملا، فانی - ۱۹، ۲۱، ۲۶، ۲۸

محسن، قاضی - ۳۵

محمد اشرف یکتا - ۳۶، ۴۳، ۵۱

محمد اکبر رفیق - ۵۱ - ۵۲

محمد امین وانا - ۳۵، ۳۹، ۴۲

محمد امین مستغنی - ۴

محمد امین، میان، دار - ۳۵، ۳۹، ۵۹

محمد بابا، کاظم - ۵۴

محمد جان - ۳۶

محمد جان بیگ سامی - ۴۰، ۴۱، ۴۳

محمد جان، حاجی، قدسی - ۱۰، ۱۲

محمد رضائے مشتاق - ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۶، ۴۵

محمد رفیع، ملا، ماٹھی - ۳۹

محمد رومی، ملا - ۲

محمد زمان نافع - ۲۶

محمد سعید اشرف - ۲۶، ۳۰، ۳۲

محمد سعید منطقی - ۲



# اشاریہ

[نسخہ تخلص؛ زیر لکیر مقامات؛ بر لکیر تصانیف]

۱۔ احمد ملا رومی - ۲  
 ۲۔ احمد ملا کشمیری - ۲  
 ۳۔ استغنا، عبدالرسول - ۲۳  
 ۴۔ اسد اللہ راجہ، نحوی - ۵۷  
 ۵۔ اسد اللہ شگلون - ۴۳  
 ۶۔ اسلام آباد (قصہ) - ۵۶  
 ۷۔ اسلام خان، نواب - ۱۳  
 ۸۔ اسلم حاجی محمد، سالم - ۲۹-۲۱  
 ۹۔ اشائی حاجی مختار شاہ - ۵۸  
 ۱۰۔ اشائی (قبیلہ) - ۱۹  
 ۱۱۔ اشرف محمد سعید - ۲۶، ۳۰، ۳۷  
 ۱۲۔ اشرف محمد، یکتا - ۵۱، ۴۳، ۳۶  
 ۱۳۔ اصغیان - ۱۴  
 ۱۴۔ اعظم شاہ، شانہ زادہ - ۲۸  
 ۱۵۔ اکبر شاہ - ۱۴، ۵  
 ۱۶۔ اکبر محمد، رفیق - ۵۲، ۵۱  
 ۱۷۔ اکبر میرزا، شانہ زادہ - ۳۱  
 ۱۸۔ اکبر نامہ (کتاب منظوم) - ۵۶  
 ۱۹۔ اکبر یار خان - ۳۹

۱  
 ۲۰۔ آذری - ۳۰  
 ۲۱۔ آروٹ (محلہ) - ۵  
 ۲۲۔ آناد خان - ۵۱  
 ۲۳۔ آکشنا، عنایت خان - ۲۲  
 ۲۴۔ آصف جاہ خان - ۷  
 ۲۵۔ ابدال بٹ - ۲۸  
 ۲۶۔ ایراسیم خان - ۲۶  
 ۲۷۔ ابوالخیر ملا - ۵۴، ۵۳  
 ۲۸۔ ابوالفتح، خواجہ، سالونی - ۳۷  
 ۲۹۔ ابوالفتح، شاہ - ۵  
 ۳۰۔ ابوالفتح، میر - ۶  
 ۳۱۔ ابوالقاسم خان - ۴۱  
 ۳۲۔ ابوالقاسم، میرزا، دیوان قاضی زادہ - ۲۳، ۱۳  
 ۳۳۔ ابوالمعالی - ۵۴  
 ۳۴۔ ابوالوفا، قاضی - ۵۱  
 ۳۵۔ احسن اللہ میر، فصاحت خان، مراضی - ۳۷، ۳۸  
 ۳۶۔ احسن، ظفر خان - ۱۵  
 ۳۷۔ احمد شیخ تارو بی - ۵۸

بہاؤ الدین خواجہ - ۲۷  
 بہاؤ الدین گنج بخش شیخ رزار - ۱۶، ۳۶، ۴۰  
 بہکتا - ۲۳  
 بھگوانداس - ۵  
 بیڑہ (پرگنہ) - ۵۶  
 بینش، ملا - ۲۹  
 بے نظیر، منٹوی، در تعریف منہوستان کشمیر - ۱۷  
 بینوا، عبدالرشید - ۴۱

## پ

پتلہ - ۵۳  
 پشاور - ۳۲  
 پنجاب - ۵۱

## ت، ٹ

تاریخ بدایعی - ۱۹  
 تاریخ کشمیر - ۴۵، ۴۲، ۴۰  
 تجلی، ملا علی رضا - ۲۶  
 تذکرۃ الشعراء (کتاب) - ۱۶  
 تسلی - ۲۳، ۲۲  
 تعریف کشمیر (رسالہ منظوم) - ۳  
 ٹکتا - ۲۳  
 تمکین، رحمت اللہ - ۲۲  
 توفیق، ملا محمد - ۴۰، ۴۲، ۴۶  
 توران - ۳

## ث

ثابت، ملا - ۳۰

الغ بیگ خان - ۳

الہی میر - ۱۵

امان اللہ خواجہ - ۳۷

امر سر - ۵۷

امیر الامرا شہید - ۲۵، ۳۷، ۳۹

امیر کبیر حضرت - ۵۲

ابن محمد، دستغنی - ۲۷

انشائے میر کمال - ۳۱

اودھ، رشید - ۲۳

اوجی کشمیری - ۸، ۹

ایران - ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹

## ب

بابا پورہ (محلہ) - ۲۷

بارغ علی مرداکی خان - ۳

باقر محمد - ۱۲

بتہ مالو، شیخ - ۱۹

بحر طویل، نظم - ۲۳، ۲۲، ۲۵

بخارا و رخاں - ۲۳

بختور، مصطفیٰ خان - ۵۲

بد سنگوت - ۲۳

بدایعی - ۱۸

برنگ (پرگنہ) - ۵۶

بلاقی، ملا محمد کلو - ۲۸

بندہ، میرزا حامد الدین - ۵۱

بوڑ کدل - ۳

- حسن (امام) - ۵۸  
 حسن، خواجہ، زنگیر - ۵۶  
 حسن، خواجہ، اکول، شفری - ۵۶  
 حسن، ملا - ۲۰، ۲۱  
 حسن (مولف) - ۶۲  
 حسن، میر - ۷۰  
 حسین، (امام) - ۵۸  
 حسین شاہ چک - ۲، ۳، ۴  
 حسین، مولینا، غزنوی - ۲  
 حسین، میر، بن میر علی - ۱۹  
 حسین، میر، کنٹ - ۴۳  
 حضور اللہ میاں - ۳۱  
 حقانی، شاہ قاسم - ۵۲  
 حقانی، شاہ منور - ۵۳  
 حمید اللہ، ملا - ۵۶  
 حیا، محمد سحلی - ۲۲  
 حیات محمد، ہادی - ۳۹  
 حیدر خان، قاضی - ۵۲  
 حیدر، خواجہ، دار - ۲۹  
 حیات (مقتل ہرات) - ۳۲  
 حیات - ۵۲  
 خراسان - ۶  
 حلیل، بابا - ۲  
 خندہ بون (محلہ) - ۱۸

ج

- جامع مسجد - ۲۷  
 جڈو (قبیلہ) - ۲۷  
 جڈی بل (محلہ) - ۲۹  
 جلی شیخ مقیم - ۵۵  
 جمال الدین سید - ۵  
 جمال الدین، مولانا، سیالکوٹی - ۲۲  
 جمیل، ملا - ۲  
 جوہا، مرزا داراب - ۲۶، ۲۷، ۲۸  
 جہانگیر شاہ - ۱۵، ۶

چ

- چار درویشی (منظوم) - ۵۷  
 چائے نامہ (نظم) - ۵۱، ۵۲  
 چشم، شاہ رضا - ۳۶  
 چکان - ۲، ۲

ح

- حاجی حیدر جڈی بل - ۲۹  
 حاجی مختار شاہ اشائی - ۵۸، ۵۹  
 حاجی مغبی بابا - ۲۹  
 حافظ، خواجہ، شیرازی - ۲۱  
 حبیب اللہ ڈلو - ۵۰  
 حبیب اللہ، ملا، دار - ۵۳  
 حداد، قاضی عبدالکریم - ۳۷  
 حرمین الشرفین، زیارت - ۵۸  
 حام الدین، میرزا، بندہ - ۵۱

## د - ڈ

داراب، مرزا، جویا - ۲۶، ۲۷، ۳۷

دار، خواجہ حیدر - ۲۹

دار، ملا حبیب اللہ - ۵۳

دار، میاں محمد امین - ۳۵، ۳۹

داخان، محمد امین - ۳۵، ۳۹، ۴۲

دھتہ (موضع) - ۴۰

درالو، خواجہ سعد الدین، سایل - ۵۸

درالو، خواجہ محمد سخی - ۵۸

دستور العمل، (رسالہ) - ۵۶

دکن - ۵، ۱۷

درگن (پل و محلہ) - ۶، ۱۲، ۱۳

ڈال (تالاب) - ۵۹

ڈالو، حبیب اللہ - ۵۰

دھلی - ۴۱، ۴۷

دہ مجلس قنتہ ابراہیم خان (نظم) - ۲۸

دیوان فروغی - ۱۹

## ذ

ذہنی، ملا کشمیری - ۹، ۱۰، ۱۶، ۱۸

## ر

راج - ۴۰، ۴۲

راضی، میر حسن اللہ فصاحت خان - ۳۷، ۳۸

رحمت اللہ باندے نوید - ۴۲

رحمت اللہ تمکین - ۴۷

رحمت اللہ حکیم - ۳۷

رحمت اللہ شیخ - ۴۸

ردّ شیعہ (نظم) - ۵۶

رسول عربی - ۵۱

رشید، آقا، ایرانی - ۱۹

رضا شاہ، چشم - ۳۶

رضا محمد - ۵۱

رضائے محمد کنٹ - ۴۷

رضائے محمد، مشتاق - ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵

رضی الدین، میر - ۳۰

رفیق، محمد اکبر - ۵۲

رفیق، شیخ طیب - ۵۸

رفیع، ملا محمد مانجھی - ۳۹

روشنی - ۱۸

ریشیان کشمیر - ۴۰

## ز

زال پور - ۴۷

زالور - ۴۷

زبدۃ الاخبار (کتاب) - ۵۷

زہرین قلم، محمد مراد - ۷، ۱۹

زبگیر، خواجہ حسن - ۵۶

زین العابدین، سلطان - ۲

## س

ساطع، عبدالحکیم - ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۴۴، ۴۵

ساتی نامہ - ۷، ۸

سالم، حاجی محمد سالم - ۲۸، ۲۹

- محمد شاه، خواجہ، وفات - ۵۸  
 محمد شاه فصیح - ۵۷  
 محمد صادق - ۵۰  
 محمد صالح، ملا، ندیم - ۱۶  
 محمد طاهر، ملا، فنی - ۲۵، ۲۶، ۲۰، ۱۹  
 محمد عاقل - ۳۷  
 محمد علی خان متین - ۲۴، ۲۰، ۲۹  
 محمد علی، خواجہ، پٹانی - ۱۶  
 محمد علی، میرزا - ۱۹  
 محمد فاروق - ۵۱  
 محمد قلی سلیم - ۱۳  
 محمد کاظم، بابا - ۵۲  
 محمد، ملا، بلاتی کلو - ۲۸  
 محمد، ملا، توفیق - ۲۷، ۲۰  
 محمد معصوم، شیخ - ۲۲  
 محمد، میر، مصروف - ۳۸، ۳۶، ۳۵  
 محمد یحییٰ حیا - ۲۲  
 محمد یحییٰ، شیخ، رفیق - ۲۳  
 محمد، ملا، والا - ۵۷، ۵۲  
 محوی - ۵۳، ۵۲  
 مختار شاه، حاجی، اشائی - ۵۸  
 مخدوم، حضرت - ۲۳  
 مخمس خواجہ عبدالرین درالوصایل - ۵۸  
 مراد بخش، شازادہ - ۱۳  
 مراد، محمد، زردین قلم - ۱۹، ۱۷  
 مزار، بابا خلیل - ۲
- مزار، شاعران - ۱۲، ۱۱، ۱۲، ۱۳  
 مزار، شیخ بہاؤ الدین گنج بخش - ۲۰، ۳۶، ۱۶  
 مزار، ملہ کھاہ - ۶  
 مستغنی، محمد امین - ۲۷  
 مسجد جامع - ۲۷  
 مشتاق، محمد رضائے - ۲۵، ۳۶، ۳۷، ۳۳، ۳۲  
 مشتکی - ۱۸  
 مشہد - ۱۸، ۱۶  
 مصطفیٰ خان بخت ورد - ۵۷  
 مظہر ہی کشمیری - ۱۶، ۱۷  
 معصوم، شیخ محمد، سرندی - ۲۲  
 معظم شاه - ۲۸  
 معین الملک - ۲۹، ۲۷  
 مغلیہ، شاہان - ۲  
 مغنی، بابا، حاجی - ۱۹  
 میمان، شیخہ محلہ (قبیلہ) - ۵۲  
 مقیم، حاجی شیخ - ۵۵  
 مقیم، ملا، نانت - ۲۸  
 ملا شاه، اخوند - ۱۶، ۱۵  
 ملہ کھاہ (مزار) - ۶  
 ملیجی، ملا - ۲  
 منقبت چہار یار با صفا (نظم) - ۹  
 منقبت حضرت عمر (نظم) - ۹  
 منور، شاه، حقانی - ۵۳  
 جهانند نذات دیوان - ۲۱  
 مہرہی مشہدی - ۱۸

- محمد شاه، خواجہ، وفات - ۵۸  
 محمد شاه فصیح - ۵۷  
 محمد صادق - ۵۰  
 محمد صالح، ملا، ندیم - ۱۶  
 محمد طاهر، ملا، فنی - ۲۵، ۲۶، ۲۰، ۱۹  
 محمد عاقل - ۳۷  
 محمد علی خان متین - ۲۴، ۲۰، ۲۹  
 محمد علی، خواجہ، پٹانی - ۱۶  
 محمد علی، میرزا - ۱۹  
 محمد فاروق - ۵۱  
 محمد قلی سلیم - ۱۳  
 محمد کاظم، بابا - ۵۲  
 محمد، ملا، بلاتی کلو - ۲۸  
 محمد، ملا، توفیق - ۲۷، ۲۰  
 محمد معصوم، شیخ - ۲۲  
 محمد، میر، مصروف - ۳۸، ۳۶، ۳۵  
 محمد یحییٰ حیا - ۲۲  
 محمد یحییٰ، شیخ، رفیق - ۲۳  
 محمد، ملا، والا - ۵۷، ۵۲  
 محوی - ۵۳، ۵۲  
 مختار شاه، حاجی، اشائی - ۵۸  
 مخدوم، حضرت - ۲۳  
 مخمس خواجہ عبدالرین درالوصایل - ۵۸  
 مراد بخش، شازادہ - ۱۳  
 مراد، محمد، زردین قلم - ۱۹، ۱۷  
 مزار، بابا خلیل - ۲

۵۵۵۱ - ملا - ۷

میر الہی - ۱۵، ۱۶

میر حسن - ۷

میرزا بیگ - ۳۹

میرک، ملا، فانی - ۳۶

میر علی - ۲

میر علی (خطاط) - ۷

## ن

نابیرساں نامہ (رسالہ) - ۵۶

ناجی (قبیلہ) - ۳۲

نادری، ملا - ۲

نافع، محمد زمان - ۲۶

نامی، ملا، اول - ۳

نامی، ملا، ثانی - ۳

نامی، ملا عبد الغفور - ۳۶

نانت، ملا مقیم - ۷۸

نابیدیار (محلہ) - ۱۳

نحوی، اسد اللہ راجہ - ۵۷

نذیم (نذیمی)، ملا محمد صالح - ۱۶، ۱۷، ۱۸

نذیبی، ملا - ۲

نصیب الدین، بابا، غازی - ۹

نور الدین، ملا - ۲

نور الدین، میر، شارق - ۳۰

نور اللہ، خواجہ - ۷۴، ۵۰

نور اللہ، خواجہ، دیوانی - ۳۱

نور بارغ - ۷۷

نوشہرہ (محلہ) - ۳۲

نوشہرہ (محلہ) - ۱۶

نوذی، رحمت اللہ باندے - ۷۰، ۷۲

## و

واقعہ کربلا (قصہ منظوم) - ۲۹

والا، ملا محمود - ۵۲، ۵۷

وفا، خواجہ محمد شاہ نوری - ۵۸

## د

بادی، محمد حیات - ۳۹

باشم، خواجہ، دیوانی - ۲۲، ۲۸

بہایت اللہ خان - ۳۵

ہرات - ۳۲

جہما، ملا عطاء اللہ - ۷۸، ۵۴

ہمت، عبد الوہاب - ۷۹

جہدان - ۱۷

سند، سندوستان - ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

۳۲، ۷۹

## ی

یاسین خان - ۵۶

یاسینی، شیخ محمد رفیق - ۷۳

یکتا، محمد اشرف - ۳۶، ۷۳، ۵۱

یعقوب - ۷۲

یعقوب خان - ۵

یوسف - ۳۷

یوسف شاہ چوک - ۷، ۷۵

یوسف، ملا - ۳۹







To expect any more than this would hardly be fair to him; for does he not in the end take us into his confidence that he is simply following in the footsteps of the 'Sāqīs of yore' and holding just a cup in hand believing that the wine has retained some traces of its pristine fervour:

ba atbāe' ān sāqiyān-e salaf  
darīn bazm jāme giriftam bakaf ...  
asar hāe ān may ba khum bāqiyast  
azān tā abad har kase sāqiyast!<sup>75</sup>

And so let us also make the best of it.

P. N. Pushp

---

75. P 60, Ibid.



# TARIKH-E HASAN

VOL. IV

( PERSIAN POETS IN KASHMIR )

( COMPILED )

by PIR GHULAM HASAN KHUIHAMI

**Edited by P. N. PUSHP**

*Published by:*

**RESEARCH & PUBLICATION DEPARTMENT**

**Jammu & Kashmir Government**

**SRINAGAR (Kashmir)**

**First Edition : 1961**

**Price : 1.50 nP**

*Printed at:*

1. The Government Press, Srinagar  
(*Persian Text Only*)
2. The Normal Press, Srinagar  
(*Title Covers & the Introduction etc.*)

---

# TARIKH - E HASAN

VOL. IV

---

KASHMIR SERIES OF TEXTS & STUDIES

No. 86

TARIKH-E HASAN

VOL. IV

KASHMIR SERIES OF TEXTS & STUDIES

No. 85

## CONTENTS

1. PREFATORY	P 7
2. INTRODUCTORY	
(1) Persian in Kashmir	9
(2) Hasan and his work	11
3. INDEX ( : Ishariya )	10 Pages
4. TEXT ( Persian )	62 Pages
5. A List of Poets	

# CONTENTS

1. PREFATORY	P. 7
2. INTRODUCTORY	0
(1) Position in Kashmir	11
(2) Hasan and his work	10 Pages
3. INDEX (Ishara)	63 Pages
4. TEXT (Farsi)	
5. A List of Notes	



## Prefatory :

The present volume embodies the last part of the *Tārīkh-e Hasan* and should, ordinarily, have appeared after the third<sup>1</sup> which is still under preparation. But since it is complete in itself, no useful purpose could be served by delaying its appearance any longer.

The text is based on a Ms<sup>2</sup> of the work, which bears authentication in Hasan's own hand, and in spite of a number of errors<sup>3</sup> obviously due to the scribe's oversight, appears to be a very fair copy of the original. Collation with another Ms belonging to the Jammu and Kashmir University<sup>4</sup> has, however, revealed a few variants which deserve to be given in the footnotes.<sup>5</sup>

The press copy of the Ms has been prepared by Mr Mohammad Amīn Rafīqī and the index by Mr Mohammad Amīn (lbn-e Mahjoor), while the proofs have been read by both. A few errors of *kitabāt* that have, nevertheless, persisted can easily be corrected by an average scholar.

As to the adoption of a hybrid compound<sup>6</sup> in *bar lakīr* and *zer-e lakīr* for 'underlined' and 'overlined' perhaps no serious explanation is called for; such synthetic coinages have always suited the genius of Persian, particularly in Kashmir where Ghani's *kralapan* has become

- 
1. Titled: *Asrār-ul Akhyār* [: Secrets of the Pious].
  2. For which our grateful thanks are due to the *Idāra-e khāna-qāh-e Moa'lla*, Srinagar.
  3. Cf. Pp 2, 14, 19, 21, 30, 42, 45 and 47.  
No 2 on P<sub>2</sub> should read as:  
*Khurram dil az nasīm-e gulsitan-e kas nayam.*
  4. For which we are grateful to Shri Ghulam Mohammad, Registrar of the University.
  5. Cf. Pp 16, 18, 25, 29, 30, 35, 37, 39, 42, 46, 51, 54, 57. and 59.
  6. Cf. P(i) *Ishāriyah* (: The Index).

a historic instance of linguistic resourcefulness.

And finally a word of apology as to the getup of the publication: superior paper of the 20×26/8 size could not be secured for the purpose. It is, however, hoped that despite a few shortcomings like these, the volume will satisfy a longfelt need.<sup>7</sup>

Srinagar:

Jan. 1, 1961.

P. N. P.

- 
7. English and Urdu renderings of the work are under preparation.

#### ABBREVIATIONS:

1. 'Azamī: Tārīkh-e Kashmīr 'Azamī  
by Khwaja 'Azam Diddamari;  
Messrs Ghulam Mohd Noor Mohd, Srinagar.
2. T. S. : Tārīkh-e Hasan; Research and Publication Deptt,  
Srinagar.
3. T. K. : Tārīkh-e Bīrbal Kachru (MS No 14)  
Research and Publication Deptt, Srinagar.
4. R & P: Research and Publication Deptt. Srinagar.

## Introductory :

### 1. Persian in Kashmir

The advent of Islam in Kashmir (in the fourteenth century) opened up a two-way intercourse between Kashmir and the centres of Persian culture, particularly Persia, Khurasan, Samargand, Bukhara, Merv and Herat. Divines<sup>1</sup> and Sūfīs from these seats of Persian learning and culture came to Kashmir and brought Persian language and literature in their train; while princes, priests and scholars<sup>2</sup> from Kashmir pilgrimaged to these places for cultural elevation and intellectual enlightenment. With the spread of Islam in the valley it was, therefore, natural that Persian should, by and by, replace Sanskrit as the language of culture and administration, particularly during the rule of Shihab-ud Din<sup>3</sup> (1354-73). It was, however, about half a century later that Persian actually became the court language in the reign of Sultan Zain-ul 'Ābidin (1420-70). Himself a poet he patronised<sup>4</sup> learning and muse, and encouraged inter-linguistic exchanges by way of translation and adaptation. Thus while Mullā Ahmad Kashmiri is said to have translated the Rājataranginī of Kalhana into Persian, under the title of Bahrul Asmār, Śrīvara rendered Jami's Yūsaf Zulaikhā into the Sanskrit Kathākautuka. Among other Persian poets<sup>5</sup> that flourished in the Sultan's time Mantiquī, Nadīmī, Fasīhī, Malihī, Jamīl and Nādirī are the more outstanding.

After Zain-ul 'Ābidin it was Husain Shah Chak (1563-70) who rehabilitated Persian learning and attracted poets like Mīr Alī (from Iran) to his court. Later on Baba

---

1. Such as Mīr Mohammad Hamadani; Cf. P42, A'zamī;

2. Pp. 40 and 51, Ibid.

3. P 42, Ibid.

4. P 197, T. H. ii;

5. P4 T. H. iv;

Tālib Asfahānī<sup>6</sup> also settled down here. But among the sons of the soil Mullā Mehri<sup>6</sup> shone at the court of Ali Shāh Chak (1570-78), while Mullā Mohd Amīn Mustaghanī was patronised by Yūsaf Shāh Chak (1578-9).

Next we come to the most significant period of literary development of Persian in Kashmir under the Mughals (1586-1752) and here we find a galloxy of Kashmiris making their mark in Persian Muse and rubbing shoulders with their contemporaries from Iran<sup>7</sup>, Mashhad<sup>8</sup>, Hamadan<sup>9</sup>, Khāf<sup>10</sup> (near Herat), Bahloj<sup>11</sup>, and other centres<sup>12</sup> of Persian culture. Among these indiginous poets mention may be made of Bābā Dāūd Khākī<sup>13</sup>, Sheikh Yāqub Sarfī<sup>14</sup>, Khwāja Habibulla Naushehri<sup>15</sup>, Mazhari<sup>16</sup>, Auji<sup>17</sup>, Zehni<sup>18</sup>, Nadīm<sup>19</sup>, Fasīhī<sup>20</sup>, Fitratī<sup>21</sup>, Badī'i<sup>21</sup>, Faroghī<sup>22</sup>, Fānī<sup>23</sup> (Mullā Mohsin), Ghani<sup>24</sup>, Isteghnā<sup>25</sup> (Abdur Rasūl) Munshi<sup>25</sup> (Mohd Rafi'), Nāfe'<sup>26</sup>, Joyā, Goyā<sup>27</sup>, Shahīd<sup>27</sup> (Lala Malik), Sālim<sup>28</sup> (Hāji Mohd Aslam), Mushtāq<sup>29</sup> (Mohd Razā), Sāte'<sup>30</sup>, and Yaktā<sup>31</sup> (Mohd Ashraf).

The decadence that set in towards the decline of the Moghals was arrested for some time by the Pathān Governor Sukhjiṽan Mal<sup>32</sup> whose shortlived reign (1754-62) brought together a number of talented poets like Shāiq<sup>33</sup> Sāmi<sup>34</sup>, Rāhij<sup>35</sup> and Taufiq<sup>36</sup>. Besides these the Pathan

- 
6. P4, Ibid.
  7. Such as Shah Ab-ul Fateh (Cf. P5), Mohd Quli Salim (P 13), Mir Ilahi (P15) and Nūr-ud-Din Shariq (P30);
  8. Mohd Jan Qudsi ((P10) and Tughra-e Mashhadi (P12)
  9. Taliba-e. Kalim (P14); 10. Khwaja Akbar Ali (P 32);
  11. Abdul Ghani Beg Qubul (P35);
  12. Sheikh Mohd Kamil Badakhshi (Cf. P 224, ('Azami); Zafar Khan Ahsan and his son Inayat Khan Ahsan (Cf. P 22; T.H. iv);
  13. P 107, 'Azami; 14. P 110, Ibid; 15. P 128, Ib.d; 16. P6 T. H iv; 17. P 7, Ibid; 18. P9; 19. P 16; 20. P 17;
  21. P 18; 22. P 19; 23. P 170, 'Azami; 24. P 19, T. H iv;
  25. P 23, Ibid; 26. P 26; 27. P 27; 28. P 28; 29. P 32;
  30. P 34; 31. P36;
  32. Cf. P 661, T. H. ii and P 41, T. H. iv.
  33. P 40, T. H iv; 34. P 41; 35. P 42; 36. P 44; 37. P 49;

period produced a few notable poets like Mohtashim Khān Fidā<sup>37</sup> (died 1197 A. M.), Mahvī<sup>38</sup> (who glorified tea in his verse), Munshi Bhawānī Dās Kāchrū 'Nikū' (of the Bahretavil fame) and Dayā Rām Kāchrū 'Khushdil'.<sup>39</sup> Under the Sikhs (1819-46) and Dogras (1846-1946) also Kashmir threw up a few poets<sup>40</sup> like Mirza Mahdi Mujrim (died 1895), Mulla Hamīd Ullah Shāhbādī (died 1246 A. H.), Khwāja Hasan Koul Sha'rī (died 1298 A. H.), Khwāja Mohd Shāh Wafā, Tāba Kaul Arzbegī Dairī and Wahāb Pare (1845-1914).

Moreover, it was in this period that handbooks even on the *Karmakāṇḍa* ritual of the Kashmiri Pandits were made available in the Persian language. Maharaja Ranbir Singh's reign (1857-85), in particular, saw a vigorous literary activity by way of translation, adaptation and compilation.

Thus Persian lingered on as the language of cultural expression and administration down to the time of Maharaja Pratap Singh (1885-1925) when Urdu and English took over from it; and during the five centuries of its sway in Kashmir the rich language has produced over three hundred writers and more than a thousand (major and minor) works creative as well as useful and critical. Out of these Kashmir can well be proud of masterpieces like the *Bahr-ul Irfān* of Baba Dāūd Khākī and the *Panj-Ganj* of Sheikh Yāqūb Sarfī, besides the ghazals of Ghanī, Sālim, Joyā, Āzar and Taufīq, and the narratives of Mushtāq, Dairī, Shāiq and Hamīd-ullah. The *Dabistan-e Mazāhib* of ḥānī, of course, is a unique classic.

## 2. Hasan<sup>41</sup> and his Work

Pir Ghulām Hasan Khuihāmī (1833-98)<sup>42</sup> came of a family of learned *pīrs* whose ancestor, Ganesh Kaul (*Dattātreyā*) was converted<sup>43</sup> to Islām as Ghāzī-ud Dīn Koul in the sixteenth century at the hands of Makhdūm

38. P 52; 39. Mentioned by Birbal Kachru; 40. Pp 55-59. T. H. iv

41. The name is *Hasan*, not *Hassan*. Cf. P 62, the line:  
Ze a'mal-e ahsan *Hasan* kun *hasan*.

42. Ac. to 1249-1316 A. H.

43. Cf. P 11/b, *Majmua'-e Shaiwa* (Ms No 589, R & P.) and P 113, *Aijaz-e Ghariba* (Ms No 808, R & P)

Sheikh Hamza (died 1576). His father Abdur Rasūl Shaiwā (died 1871), an eminent pīr of Zoonimar<sup>44</sup> (Srinagar) who later on migrated to Gamroo (Khuihama) on the Wular Lake, seems to have given his son a fair grounding in the professional lore of a pīr (: theology as well as medicine). But Hasan's extra-ordinary interest in the past of his country and the current happenings round about him, led him to an extensive study of all the source material<sup>45</sup> that came his way. His concern for the well-being of his countrymen rings clear not only in his appeal<sup>46</sup> to God to 'protect Kashmir against misfortune, tyranny and distress', but also in the following cleverly worded remarks of his in a letter addressed to the Dogra Prime Minister :

*"Ahwal-e mulk naua'-e ke bud, badastūr. B'āz reā'yā abād b'āz mafrūr. Khayānat-kunandagān maghrūr wa mālguzārān maqhūr. Badnāmī-e muntazimān mashhūr.... Banda dar tashrīh o tauzīh-e ān m'azūr..."*<sup>47</sup>

[ : "The (sorry state of affairs in the country remains unrelieved. Some (sections of) people are well-off while others have slipped away. The betrayers of trust (: misappropriators) are impudent, while the revenue-payers are frowned upon. Administrators' bunglings are an open secret... (but) the humble servant (: the writer) can ill-afford to comment and dilate (any further) on that." ]

It was his first-hand knowledge of the peasantry that won him high praise<sup>48</sup> from Lawrence with whom he worked as a settlement-guide. But prior to this he had already written three works: two<sup>49</sup> in Persian and one<sup>50</sup> in Kashmiri. It appears that while collecting material for the Geography of Kashmir (for which he was originally

44. Ibid; and P 8, T. H I; R & P;

45. Pp 8—11, T. H I & Pp 6—18. Introd, Ibid.

46. P 112, Aijaz-e Ghariba.

47. P 5, Introd. T. H. I.

48. Cf. 454, Valley of Kashmir; London, 1895.

49. (a) Gulistan-e Akhlaq (a didactic poem) dated 1283 A. H. (=1866).

(b) Kharita-e Asrar (on medicine and astrology), dated, 1286 A. H. (=1869)

commissioned by Dewan Anant Ram, the Dogra Prime Minister of Maharaja Ranbir Singh, Hasan was strongly seized of the idea<sup>51</sup> of planning a more comprehensive work covering the political, religious and literary aspects too. That, no doubt, forms the pattern of the four volumes of the *Tārikh-e Hasan*. Thus:

Vol I deals with Kashmir Geography (both physical and human);

Vol II traces the historical developments of the country right from the prehistoric times down to his day<sup>52</sup>;

Vol III is on mystics, saints and divines that lived in or influenced Kashmir;

And finally,

Vol IV (which is being presented now) seeks to offer an account of 118 Persian poets that came to or flourished in Kashmir since the Chaks (1555-86).

Hasan's calibre as a historian or a researcher is certainly not of a very high order, for he generally incorporates the earlier works almost verbatim. On occasions he changes just the finite verb, or at the most, an epithet or two; and this tendency of his is obnoxiously apparent in the present volume which borrows too freely from Diddamari<sup>53</sup> (1747) to the extent of blatant plagiarism. To take only one example it would not be out of place here to compare the accounts of Mohammad Quli Salim<sup>54</sup> (whose *mathnavi* on Kashmir has been fondly copied<sup>55</sup> out by Hasan in his own hand).

---

50. *Ai'jaz-e Ghariba* (on the Prophet's miracles), dated, 1299 A. H. (=1882); Published, Amritsar (1911) and Srinagar (1938 & 1943).

51. Cf. P 8, T. H. I, R & P, 1954.

52. 1305 A. H. ac. to the Chronogram : *Surat-e hal-e Kashmir* (P 60, T. H. IV).

53. Cf. the accounts of Haji Jan Qudasi, Mohd Quli Salim. Mulla Tahir Ghani, Mir Nur Allah Shariq and Mir Kamal-ud Din.

54. Cf. P 13, T. H. IV and P 152, 'Azami,

Here are the passages:

a) Writes *Diddamarī*:

b) *Hasan* presents it as:

"Dar Zamān-e Shāh Jahān az velāyat-e Irān ba Hind āmadah wa az Khushkhaiyālī o ma'niyābi dād-e sakhunwarī dāda dar mulāzimat-e Nawāb Islām Khān wazīr-e ā'zam mī guzarānīd wa sha'r'hā-e khūb barjasta wa fikr'hā-e dastbasta bar mansa-e zuhūr mī rasānīd. Azān jumla ast bait—..."

"Dar zamān-e Shāh Jahān az Irān ba Hind āmada dar fan-e sakhunwarī wa sha'rgoī fard-e behamtā būd wa dar mulāzimat-e Nawāb Islām Khān wazīr-e ā'zam auqāt mī guzarānīd wa sha'r'hā-e khūb o fikr'hā-e dastbasta bar mansa-e zuhūr mī rasānīd. Azān jumla..."

Surprisingly enough Hasan does not care even to indicate the sources he is drawing upon; nor does he take the trouble to quote any verses of his choice from the poet whose works he must have read, at least the *maṭhnawī* which he has copied out in his own hand. In his account of Ghānī also he has quoted the verses already cited by *Diddamarī*<sup>56</sup> in the very order, but he has also added<sup>57</sup> a few verses of his own choice. In the case of some other poets too he occasionally does supply further bits of information. He mentions *Tadkura-tushshua'rā*<sup>58</sup> as the work of *Mirllāhī* and the first of the two ghazals<sup>59</sup> of *Nadīm* (*Mullā Mohd Sāleh*) that he quotes is not found among the nine<sup>60</sup> quoted by *Diddamarī*. Yet he seldom improves upon *Diddamarī*, but sometimes indulges in unnecessary verbiage as in the case of *Mullā Fāiq*, *Mullā Bīnīsh*, *Āzarī* and *Mullā Thābit* whom *Diddamarī* disposes off in one simple sentence<sup>61</sup>, while Hasan employs<sup>62</sup> an inflated sentence for each without telling anything of substance about them.

Moreover, while on the one hand he includes poets like *Qāzī Abdul Qāsim*<sup>63</sup> and *Badī'*<sup>64</sup>, on the other hand

55. Cf. Ms No 522, R & P.

56. Cf. P 152, 'Azami; 57. Cf P 21 T. H. IV (last seven).

58. P 16, T. H: IV; 59. P 17, Ibid; 60. Pp. 155—57, 'Azami

61. P 209, Ibid; 62. Pp 29—30, T. H. IV. 63. P 13, Ibid.



he drops besides ordinary poets like Maulānā Azīzullah Abdush Shukūr Chiū Qāne<sup>65</sup> such eminent names as those of Babā Dāūd Khakī<sup>66</sup>, Sheikh Yāqūb Sarfī<sup>67</sup>, Khāwja Habibullah Naushehri<sup>68</sup>, Babā Nasibud Dīn Ghāzī<sup>69</sup>, Mullā Mohsin Fānī<sup>70</sup>, Babā Dāūd Mishkwātī<sup>71</sup>, and Sheikh Akmal-ud Dīn Kāmil Badakhshī<sup>72</sup>. Similar is the case of Shāh Sādiq Qalandar<sup>73</sup> who has not been included by Hasan among the poets though a few verses of his have been quoted by him in his Vol III. Nor has he mentioned Khwāja 'Azam Diddamarī himself as a poet, in spite of the fact that he has so 'liberally' drawn upon him.

Like Diddamarī, again, he completely ignores the non-Muslim Persian poets of Kashmir and makes not even the most oblique reference to any of them, not even the topmost like Munshi Bhawanī Dās 'Nikū', Dayā Rām Kāchrū 'Khushdil' and Birbal Kāchrū.

Yet, despite all these limitations and shortcomings Hasan's work is, the first of its kind that has come down to us. Diddamarī's account of the poets is mixed up with that of saints, mystics and divines, while Hasan has arranged them separately in chronological sequence, presenting thereby a clearer glimpse into the development of Persian poetry in Kashmir. His outlook on poetry is plainly stated by him in his introductory remarks<sup>74</sup> wherein he regards a 'purehearted poet' 'the voice of God':

*dar-e faiz-e azal hamin sakhunast*

He noted with deep distress that in his day poets had become rare like the proverbial *humā*; while the atmosphere was reverberating with the cries of the owls. The sketchiness of the information offered is, no doubt, symptomatic of Hasan's lack of resources other than those of Diddamarī's; but it does not detract from the intrinsic value of his contribution: a readable compilation on the development of Persian verse in Kashmir.

64. P. 18; 65. P 227, 'Azami 66. P 107, Ibid: 67. P 110;

68. P 128; 69. P 142; 70. Cf. Pp 21, 26, 28, T. H. IV; and P 176, 'Azami; 71. P 176, Ibid; 72. P 224, 73. P 181.

74. Pl, T. H. I.

To expect any more than this would hardly be fair to him; for does he not in the end take us into his confidence that he is simply following in the footsteps of the 'Sāqis of yore' and holding just a cup in hand believing that the wine has retained some traces of its pristine fervour:

ba atbāe' ān sāqiyān-e salaf  
darīn bazm jāme giriftam bakaf ...  
asar hāe ān may ba khum bāqiyast  
azān tā abad har kase sāqiyast!<sup>75</sup>

And so let us also make the best of it.

P. N. Pushp

---

75. P 60, Ibid.

